هو المستعان

عروج و نزول
یا
ترقی و زوال

از تصنیف جناب مولانا سید محمد مصطفیٰ صاحب الشہیر الرومی

مدظلہ العالی

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

۱۹۰۴ء

نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھہ چہانا چہانی کرنے پر واضح ہوا ہے کہ زمانہ موجودہ مین بجنسہٖ
سات دین ادیان سبعہ ہفتگانہ کے جنکی من عند اللہ خدا کے پاس سے تاسیس کئے جانے
کے اسناد محققین ادیان کے نزدیک مسلم ہین۔ کوئی دین توحید ذات باری اور یوم آخر پر ایمان
رکھنے والا اِس خدا آباد کشور مین موجود نہین۔ مذاہب مختلفہ جو ہر ایک دین مین موجود و مشہود
ہین اون ادیان سبعہ کی شاخین اور فروعات مخترعہ بشری ہین جن کو بہ خیال خود رؤسائی
خود غرض خودخواہ نفس پرست نے آرا نفسانیہ اور ریاست شخصیہ کے استقرار کیلئے
تاسیس کیا ہے کل ادیان کا روحانی اصول ایک ہی ہے۔ اور اپنی جوہریت مین پاک اور بدون
آلائش پرستش غیر ذات خدائے واحد۔ ادیان کے سب شرائع الہیہ کی شیرینی لکن لم یتغیر
طعمہ کا اثر یکسان مذاق متمسکین و متشبثین کو بخشتی ہے ہر چند با متداد زمان ادیان کی اصلی
حالت بدل گئی ہے۔ یا رؤسائے خودخواہ خود غرض نے طلب جاہ و ریاست اور اظہار
شخصیت کیلئے خلق غافل کو فرعات مختلفہ مین پہنسا کر غیر خدائے واحد کی پرستش مین گرفتار
کرکے ادیان کی اصلی حالت کو بدل دے ہے۔ تاہم بہ سبب اُن کے من عند اللہ ہونے کے
اون ادیان کی حقیقت تغیر پذیر نہین ہے۔ چنانچہ جس جس زمانے مین برحسب ضرورت اصلاح
ظاہر و باطن اہل وطن عالم جو جو مظاہر الہیہ قوم کی حالت کے اصلاح کے لئے من عند اللہ اِس
خدا آباد کشور مین مبعوث ہوے اون کی ہدایت کے لئے ایک ایک نسخہ جامعہ کتاب آلہی رکہہ
گئے۔ دین کی ابتدائی حالت اور اُسکے مؤمنین کا احوال۔ اشاعت دین کے لئے اونکی
غیرت و سرگرمی اور استقامت و پائداری کے ساتھہ اون کی نہایتی گرمجوشی کی کیفیت تواریخ
قوم مین مذکور و مندرج ہے۔ ہر ایک دین کی ابتدا جیسا کہ بدا الدین غریبا تہی۔ اسکا انجام و
آخر بفحوائے کما بدأکم تعودون مشہور و روشن ہے۔ پہر مصلحین اُمت پر جو جو صدمے
اور زخم کاریان زمانے کے فراموش کار غافلین کے دست افراط و تفریط تقلیدیہ سے وارد ہوے
وہ بہی واضح و مبرہن ہین۔ انکی روشنی بخشی اور اشاعت کے زمانے کا ایک مدت معہودہ تک
منتہی اوج و کمال عروج مین رہنا اور "گولڈن ایج" کے نام سے مشتہر و مشہور ہونا بہی مقرر و

یہہ ایک ایسی حالت ہے کہ ہر ایک شے پر اس کا دست تصرف قوی ہے ۵

اذا تمّ امرٌ دنا نقصه	ترقّب زوالاً اذا قیل تمّ

خاصتہً موطنانِ عالم پر انقلاب زمانہ کی کارروائی قدیم الایام سے بتدریج چلی آتی ہے۔ اگر بنظر عبرت احوال امم ماضیہ پر نظر کیجاوے۔ تو یہہ مسئلہ بخوبی منکشف ہو سکتا ہے۔ سنّۃ اللّٰہ التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلا۔ ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تحویلا۔

راقم باہزاران ہزار حسرت وافسوس وطن عالم کی موجودہ حالت کو دیکھکر۔ اہل وطن کی طرح طرح نوحہ خوانیاں اور دردناک سوزناک مراثی کے حنین وانین گوناگون کو سنکر اس مختصر کو تحریر کرتا ہے۔ اس امید سے کہ شاید سبب ہوشیاری ربودگانِ خوابِ غفلت ہووے۔ اور تلافی مافات کے درپے ہووین۔ اگرچہ توہمات تقلیدیّہ۔ اور سبحات مجللہ۔ اور اختلاف آرائے مذہب متفرقہ کی عالمگیر چھائی ہوئی گھٹا کالی بلا کا اثر اتنا قوی ہے کہ اس مختصر کی سماعت کا بالکل سہارا نہیں ہو تاہم بفحوائے قَذَكِّرْ اِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وطن کے طرح طرح حسرتناک نالون کو سنکر بنابر ہمدردی ومحبت فطری مین بہی اپنی زمزمہ سرائی کرتا ہون۔

ہوکر اُس زور کو بدون حول و قوۃ آلہی از سر نو ایجاد و اختراع کرنا چاہین تو کب متصور ہے ~

ذات نایافتہ از ہستی بخش		کے تواند کہ شود ہستی بخش	

منجملہ امور جو سب ادیان کا یوم آخر ہے۔ اور ادیان مختلفہ آئیہ کو ببرکت کلمہ جامع توحید۔ شریعۂ واحدہ ایک دین اور ایک آئین پر جمع کرکے کمالات انسانی کے نہایت و غایت مراتب کی بلندی تک پہونچنے کا دن ہے۔ زمانۂ موجودہ کے اہل ادیان۔ زردشتی۔ برہمنیہ معروف ہندو بودہ۔ فتشیہ یا صابئین۔ جو معدود قلیل افریقا مین موجود اور کالمعدوم ہین۔ یہود عیسوی و مسلم۔ قاطبۃً سب کے سب بالاتفاق ہم آہنگ و ہمداستان ہنکر بالسن مختلفہ نالہ و فریاد کر رہے ہین۔ اور درنہایت حسرت و افسوس اپنے اجل تمام شدہ دین کے مرانے بیٹھکر رو پیٹکر نوحہ و ندبہ کرتے ہین۔ کہ ہاے واے ہمارا دین مرگیا۔ اپنی حرکت اصلی اور سرعت تاثیر و نفوذ کے جوش و جذبہ سے بیحس و حرکت ہوگیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ نزع کی حالت طاری ہے۔ فقط آخرین نفس باقی ہے۔ کوئی اجداد کے بزرگون کو یاد کرکے افسوس کرتا ہے۔ کہ یہہ آفتاب لب بام یا چراغ سحری ہے کوئی کہتا ہے کہ حرکت مذبوح ابھی موجود ہو حرارت غریزی اندک مشہود ہے۔ کوئی مسدس لکھکر کہتا ہے۔ کہ ہمارے دین کی کشتی طوفان مین بڑی غوطہ کھا رہی ہے۔ کوئی مخمس لکھکر روتا ہے۔ کہ گرداب ہلاکت مین پہنسی ہے۔ غرض سب کے دلون پر نا امیدی کی گھٹا چھائی ہوئی ہے اور بجمیع حسوس دیکھتے سمجھتے ادراک و احساس کرتے نالہ و زاری کا کہرام مچا رہے ہین۔ اور بہ الحان مختلفہ شور و غل برپا کر رہے ہین۔ کہ ہاے واے ہمارا پیارا دین مبین اب نہایت ہی نازک حالت پر ہے۔ اور ہر ایک دین والا بملاحظۂ ترقیات مقتضیہ زمانی بجد و جہد تمام بقصد اتحاد و اتفاق اہل عالم اور بہ ارادۂ وفاق و یکجہتی نوع بنی آدم برحسب دستور و اقتضاے خیالات جدیدۂ لازمۂ زمانۂ حالیہ اشاعت دین کیلئے از سر نو قیام کرتا ہے۔ اور اپنے دینی بہائیون سے امداد و معاونت کی طلب مین استغاثہ و استمداد چاہتا ہے۔ ع۔ جملہ سوراخ دعا گم کردہ اند۔

لیکن فراموشی نے جو سب پر احاطہ کیا ہے۔ اسواسطے باوجود ہزاران ہزار مظاہر الہیہ

ومعین ہے۔ مگر جب منتہی عروج وترقی حاصل ہوچکی تو بہ سبب تفرقۂ مذاہب اور تقالید وہمیّہ اور
اختلاف آرائے شخصیہ اور اغراض نفسانیہ اور خیالات بشریہ کے بہاری دباؤ کے پیروان دین
مرکزِ اصلی سے دور ہوگئے تو بعضے اہل بصیرت اور غیرتمندان با درد وحمیّت دین کی ایسی تباہ
حالت کو دیکھکر اُس کے ابتدائی رونق اور نشوونما کو یاد کرکے مانند ماہی بے آب بیقرار تڑپ
تڑپ کر۔ نالہ وزاری آغاز کرنے لگے جن کے فریاد وفغان کے آہنگ کی صدا تا باوج سما پہنچی
بہت سے عقلا اور مدبرین قوم نے اِس ضمن مین اپنی حیثیت کی قدر ایسے سختی کے زمانو مین
بشدّت زورِ بازو اپنی زور آزمائی دکھلائی۔ اور لقبدر مقدور ہزارون ہزار جانفشانیان بہی کین
لیکن سب کی کوشش اور دوڑ تا زمانِ مقرّر اور اجل معہود تک تہی جو زمان فترت اور تاریکی دین
کے نام سے معبّر ہے۔ اُنکی حدّت وشدّت اِس مقررہ حد تک تھی۔ اُنکی سعی اگر کارگر بہی ہوئی
تو اِس اندازے پر جو دین اصلی آلہی کے پایہ اور مقابلہ لایذکر وامعدوم رہی۔ کیونکہ جب
صانع علی الاطلاق نے ایک انجن کی حرکت وطاقت کو ایک معین حد واندازے تک تعبیہ
فرمائی ہو۔ بعد از انقضائے مدت مقررہ کیا وہ انجن پھر کام کرسکتا ہے؟ اگر بفرض اوسکے
چلانے کے لئے نوع بشر اور مخلوق عالم بتمامہم جمع ہوکر۔ ہر ایک اپنے زور وقوت کو ایک
دوسرے کی قوت سے ملاکر قوۃ متحدہ کے ساتھ کوشش کرین تو کیا اونکی سعی ارادۂ مطلقہ
آلہی کے مقابلہ مین کام آسکتی ہے۔ مگر وہ صانع ازل اور قادر لم یزل ہے بمقتضائے
ضرورت۔ اور باقتضائے حکمت اپنے ارادۂ مقتدرہ اور قوت فاعلہ کو کارفرما کرنے سرے
اوسمین روح جدید پھونکے اور اب دوبارہ آپ ہی اُسکو چلاوے۔

بنابران بالبدیہہ مشہود ہے کہ از زمانِ ادل لاوّل اس مخلوق کے لئے ہر ایک اجل
ومیعاد مقرر ہے بامر صاحب کارخانہ ایک ایک انجنیر یکے بعد دیگرے اِس جمے جمائے ہوئے
کارخانے کے چلانے کو آیا اور برحسب قانونِ قدرتِ آلہی حد معین کے اندازہ تک
جاری رہنے کے لئے۔ من عند اللہ اوسمین ایک قوت رکھی گئی جسکے زور کو اگر تمام اہل عالم ایک
دل ہوکر گھٹانا چاہین تو کب ممکن ہے۔ یا بعد از انقراضِ مدّت اور انعدام قوت اگر سب متفق

باستقامت تمام امر آلہی کے اعلا و پیروی کے لئے وہ کہڑا ہوا۔ او رما ینطق عن الھوے
ان ھو الا وحی یوحی کا اطلاق اوسپر جاری ہونے لگا۔ اوسکا کلام خدا کا کلام۔ اور اُسکا
کام خدا کا کام سمجہا گیا۔ اور سبکو طوعاً و کرہاً ماننا پڑا۔

حضرت حکیم علی الاطلاق کو جو نوع انسانی کی تربیت و ترقی منظور تہی۔ اور اپنے ذاتی
کمالات کا ظہور دینا اوسکو ضرور تہا۔ اسواسطے باقتضاے حکمتِ بالغہ تبدریج ترقی حاصل کرنے
کے لئے کمال بے نیازی کے ساتھہ محض جود و بخشش اوسنے یہہ کارخانہ جمایا۔ لا یسئل
عمّا یفعل وھم یسئلون۔ لاراد لما قضاہ ولا معقب لحکمہ یفعل ما یشآء
بامرہ و یحکم ما یرید بارادتہ ذوالبطش الشدید فعّال لّما یرید۔ وہ اپنے
ارادہ مطلقہ مین بالاطلاق فاعل مختار ہے۔ گرتونمی پسندی تغیر دہ قضارا۔

باوجودیکہ اون مظاہر آلہیہ نامتناہیہ کے ہمراہ کوئی طرحکی قوت و قدرت یا اسباب غلبہ و
سلطنت برحسب ظاہر موجود نہین تہا۔ وہ تن تنہا اکیلے بصورت ایک فرد لبشر ظاہر ہوکر۔
بہ سبب قدرت و نفوذ و تصرف و قوت سلطنت ایزدی جو خلق عالم کے جسمانی آنکہون سے
پنہان تہی اور روحاً اونکی ذات کاملہ مین محض ظہور آثار عظمت آلہی من عنداللہ ودیعہ رکہی گئی تہین
باوجود اعراض و اعتراض و انکار و احتجاج۔ و دشمنی خلق عالم۔ بصرف ارادۂ مقتدرہ و قوۂ
نافذہ وہ سب پر غالب و مہیمن رہتے تہے۔ اونہون نے اپنی خدائی سلطنت ابدی کا دباؤ
سب پر ڈالا۔ اور بنا بہ مقتضا طبیعی آلہی سے قلوب صافیہ اور نفوس زکیّہ۔ اور وجودات
مقدسہ خالی از کدورات و شوائب تقلیدات و ہمیّہ کو بجانب حق جذب کیا۔ جسمانی تہی اونکو
روحانی کردیا۔ تیرہ گون خاکی طبیعت تہی۔ اونکو عالمتاب نورانی فطرت والا بنادیا۔ زمینی تہے
اونکو آسمانی کردیا۔ اونکے اخلاق وحشی حیوانی غیر متمدن کو اعتدال فطری پر لاکر کمالات انسانی
کا امتیاز بخشا۔ اور فطرت اصلیۂ الہیہ کی مقدس اقوام پر قایم کردیا۔ اونکے بشری خیالات کو انوار
ملکوتی رحمانی سے مبدّل کیا۔ اونکی آنکہون پر سے تقلیدی اوہام خسیفہ کے پردون کو رفع کرکے
یقین و اطمینان ایمان کی بصیرت و بینائی عطا فرمائی تو آسمان دین مبین مین ستارون کیطرح

کی سے پے درپے یاد آور یون کر اونکے ظہورات کی مدّت کو فراموش کر گئے ہین۔ کتب آلہیہ کی اجل مقرّرہ۔ اور ہر اُمّت کی میعاد معیّن اور ہر شریعت کی مدّت و میقات مستحکم کو بالکل بہول بیٹھے ہین یہہ سب ہماری تقلید کی شآمت اور وخامت ہے۔ مورثِ شقاوت ہے!

ہر ایک دین والا علی العموم مدعی ہے۔ کہ ہمارا دین من جانب اللّٰہ ہے۔ ہماری دینی شریعت خدا کی بہیجی اور اوتاری ہوئی ہے۔ اور ہماری دینی کتاب کلام آلہی ہے لہذا التغیر پذیر نہین ہے۔ ابدی ہے! اسکو کوئی شخص نہین مٹا سکتا۔ اپنا شخصی دخل و تصرّف اسمین نہین چلا سکتا۔ یہہ بات نہایت ہی معقول۔ صحیح۔ اور قابل تسلیم ہے۔ لیکن اس مضمون کی مراد و مفہوم سے تقریبًا بسبب خود فراموشی کے خدا فراموش ہو کر سب کے سب غافل بن بیٹھے ہین۔ ذات بیچون حضرت باری عزّ اسمہ کی بیحد و حصر تجلیات ہر ایک شئے مین موجود ہین۔ جن سے اوسکی عظمت و کبریائی اور قوت و قدرت و بیہمتائی کے آثار بالکشف والعیان مشہود ہین۔ منجملہ تجلی اعظم نوع انسان ہے۔ جو جامع حقائق و معانی اور اسمار و صفات حضرت سبحان ہے۔ لیکن ازانجاکہ آفرینش مین مراتب خلقت کے تنزلات مالانہایہ کے سبب اپنی اصلی حقیقت مرکز وحدت سے دور پڑ گئے ہین۔ اونکو اُس مرکز اصلی سے تقرب حاصل کرنے اور نزدیکی دلانے کے لیئے بمقتضائے حکمت بالغہ آلہی ہر ایک دور و زمانے مین بسبب اُنس و مناسبت اونکی ہی نوع و جنس مین سے حضرت پروردگار جلّت قدرتہ نے۔ اپنی قدرت کے پاک ہاتھون سے ایک ایک نفس مقدس کو انتخاب فرماکر۔ اپنی ذاتی امتیازات اور صفات و کمالات اور تجلیات کی خلعت سے مخلع و ممتاز فرماکر۔ علم اوّلین و آخرین اوسکے جو دہین ودیعہ رکھکر۔ اوسکو اپنی ذات بیہمتا کی تمثال و نمونہ بناکر اپنا جانشین خلیفہ اس کشور خدا آباد مین مقرر و مبعوث فرمایا اوسمین اپنی قدرت و قوت اور تصرف و نفوذ کی آیت پوری باعتدال و تسویہ تعبیہ فرمائی۔ اور اپنی پاک روح اوسمین پہونکی۔ تو وہ اگرچہ اس امتیاز سے پہلے مانند عامۃ افراد بشر بلا فرقیت وہ اپنی قوم کا ایک معمولی معروف شخص تہا۔ لیکن بمجرد نفخ روح آلہی جیسے ناطق و گویا ہوا۔ تو دعوتِ خلق بجانب حق کیلیئے اوسنے مونہہ کہولا۔ اور محض اصلاح حال قوم۔ اپنی ہستی کو بالکل فدا کرکے

فیض لیا ہے۔ کیونکہ بسبب صیقلی وشفافی وجدان وحقیقتِ قمر۔ آفتاب بقرصہا مکمل طور پر
چاند مین ظاہر ہوا ہے۔ تفہیم وتفہم کے لئے اِن اسامی کا اطلاق ادن وجودات مقدسہ
پر کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ اونکی شان ومرتبہ کو کون پا سکتا ہے۔ اور سمجھ سکتا ہے۔ غرض سورج
کے طلوع کرنے کے لئے جیسا کہ مدت معین تھی۔ اور بدون پس وپیش ہونے کوئی دقیقہ
کے آفتاب اپنے مطلع مقرر سے طالع ہوا تھا اوسکا غروب بھی مدت معہودہ کی اختتام
پر ہوا۔ اور جیسا کہ طلوع آفتاب سے روز روشن ہوا۔ اوسکے غروب سے بھی جہان مین
تاریکی چہا گئی۔ اور اندھیری رات آگئی۔ لیکن شفق کی مدت تک تو معلوم ہے کہ کسطرح
آفتاب کی روشنی کے آثار ہویدا وآشکار رہتے ہین پھر چاند کی جلوہ گری سے بھی معین ہے
کہ کسقدر واندازے کی فیض بخشیان نمودار ہوتی ہین۔ آفتاب مین ترقی وتنزل بالکل
نہین ہے مگر چاند مین بظاہر اشراق وانحطاط موجود ہے۔ یعنی چاند فی ذاتہ ان باتوں سے مبرا ہے
زمین کے عارضی حائل ہونے سے چہوٹا یا بڑا پورا یا کم دیکھہ پڑتا ہے۔ ورنہ چاند اپنی اصلی حالت پر باقی
ہر ایک حال مین قرص کامل ہے خلق اپنی زمینی عوارضات اور خواص واخلاق کی ردائت
ودنائت طبیعت کے حائل اور آڑ آنے کے باعث چاند کی پوری روشنائی سے محروم رہتے
ہین۔ تا اینکہ چاند بھی اجل محتوم کے بسر آنے سے آفتاب کی طرح خلائق کی نظرون سے روپوش
ہو جاتا ہے۔ اور فقط ستارے دورۂ آخر تک تا طلوع فجر ظہور آفتاب حقیقت آسمان دین
مین نور بخشی فرمایا کرتے ہین کثرتِ فسادِ عقائد اور توہماتِ تقلیدیہ اور غوائلِ طبیعت بشری سے لوگون
کی اتنی بری حالت ہو جاتی ہے۔ کہ اُصول دین تو درکنار۔ فروعات دینیہ مین آپس مین گیر ودار
کرتے رہتے ہین۔ بلعن بعضہم ببعضٍ ویکفر بعضہم بعضا ۵

جنگ ہفتاد ودو ملت ہمہ را عذر بنہ	چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

استنے مین اماوس کے دن آجاتے ہین۔ اور طیور لیل بصورت عقاب شکار کرنے لگتے ہین
اور خوشیان مناتے ہین۔ حسب دلخواہ حکمرانی کرتے ہین۔ زاغ وبوم شوم ہر کا شانۂ دل مین
آشیانہ کرکے۔ اپنی لن ترانی کے ترانے سناتے ہین۔ اور نغمہ وآہنگ اَلْمُلْکُ لَنَا وَمَا

وے چکنے لگے۔ تا اینکہ بفحوائے آیۂ وافی ہدایۂ۔ وجعلنا اللیل والنہار ایتین فمحونا
ایۃ اللیل وجعلنا ایۃ النہار مبصرۃ۔ اِس آسمان روحانی دین سبحانی کے
آفتاب ہدایت کا وقت پورا ہوا۔ اور اپنے مقر معہود مین اوسنے غروب کیا۔ رات کی کالی
گھٹا عالم دیانت پر چھا گئی۔ مگر محض نور بخشی و افاضہ جب سورج نے اپنا ذاتی عکس قمر یا
چاند مین ڈالا۔ تو بعد از غروب آفتاب حقیقت فقط چاند عالم و عالمیان کو روشنی دینے لگا
چاند کے گرداگرد ستارے گھیرے ہوئے ہر ایک در مقام خود اپنی نورانی چمک دمک و آب و تاب کے
ساتھ افق حقیقت مین جلوہ گری کرنے لگے۔ آفتاب کی گردش اُس مرکز حقیقی شمس الشموس
احدیت کے گرد تھی اور چاند کو معہ ستارگان ایک گردش آفتاب وحدت کے گرداگرد۔ اور
دوسری گردش بمعیت آفتاب وحدت اُس شمس الشموس احدیت کے گرداگرد ہر ایک کے لئے
دو دو گردشین حسب ہیئت ازلی مقرر جاری الی الابد۔ والشمس تجری لمستقرلہا
ذالک تقدیر العزیز الرحیم۔ آفتاب وحدت نے جو مطلع ذات احدیت سے طلوع
کیا تھا اوسی مغرب مین غروب کیا۔ چاند نے بھی پھر اُسی مغرب سے طلوع کیا۔ آفتاب
جو مرکز ذات و حقیقت منزھۂ از مقولات عشرہ سے بہت نزدیک تھا بلکہ ذات ہی سے
حاکی تھا۔ لہذا بسبب عدم مناسبت خلقی اور بجہتہ علو کبریائی و نورانیت ذاتی خلق محدود النظر
کو کما حقہ اُسکے دیکھنے اور سمجھنے کی تاب و توانائی نہین تھی۔ مگر از انجا کہ چاند کو اوس آفتاب
ذات مصدر فیوضات الٰہی کے افاضہ و ظہور سے پورا استفاضہ حاصل ہوا ہے۔ اور
آفتاب کی تبعیت مین قوۃ فاعلہ کے کمالات کا اپنے قوۃ منفعلہ کے ذریعہ سے اوسکو
کا ملا بہرہ ہے بلکہ چاند گویا ایک مقام مین انوار آفتاب کے سب فیوضات کی فیض بخشی کا درمیانی
واسطہ ہے۔ اور بسبب عکس و انعکاس چاند کی حرارت بالنسبہ بحرارت آفتاب بدرجہا کم ہے
لہذا اوسکی فیض بخشی کا سریان بسبب تمکن تقرب خلایق زیادہ ہے۔ آفتاب وحدت نے احدیت
ذات جامع جمیع صفات و کمالات سے فیض لیا۔ بلکہ ذات مقدس کے سب ذاتی کمالات و
فیوضات کا ظہور آفتاب حقیقت کے ذریعہ سے ہوا ہے۔ چاند نے بھی اوس آفتاب سے

اے وطن پرست بھائیو! تمھاری خوش نصیبی سے اب وسل بخشی کا عالم اس صدا آباد وطن پر چھایا ہوا ہے۔ موسم بہار کے آثار گلشن جہان مین نمودار ہین۔ بلبلون کی طرح دیدار جمال گل سے مست ہوکر۔ اوسکے مہک سے طرب مین آکر۔ نغمات بدیعہ وحدت اور حمد و ثنا و شکر و سپاس کے نئے آہنگ ساز و نواز کرو۔ رونا رولانا چھوڑ دو۔ ہوا پرستونکو ماتم زنی کرنے دو۔ تفرقہ ڈالنے والے شکم پرستونکو نالہ و فریاد اور نوحہ و ندبہ مین رہنے دو۔

اگر اہل نظر بنظر انصاف نظر فرماوین تو بآسانی منکشف و مبرہن ہو سکتا ہے کہ زمانۂ موجودہ کی ترقیات گوناگون۔ علوم و فنون اور کمالات انسانی مین اس حد و اندازہ پر اور اعمار عالم و رفاہیت اہل وطن کے۔ لیئے استنے بیشمار اسباب مالانہایہ کا ہمہ روزہ تازہ بتازہ ایک سے ایک بہتر و برتر ظہور مین آنا اور نئی نئی حکمتون کا اور انکشافات بدیعہ کا احداث پانا اور ایسی انوکھی حیرت انگیز نئی ہل چل کا تمام اہل وطن عالم کے دلونمین پڑنا البتہ کسی محرک موجود و مشہود کی بود و نمود کے تصرف و اثر کے باعث ہے اوس ذات غیب ہویۃ۔ سانوج بحت۔ فطرت اصلی۔ حقیقت کلّی حقیقۃ الحقائق حرم ثوم ونیچر۔ مادۂ ذاتی کل موجودات۔ کا ظہور۔ بنا بر حکمت کاملہ۔ بدون کسی مصدر و منبع اور مظہر مخصوص کے آسرے اور سہارے کے کب ممکن و متصور ہے! جب اتنی بے حد و بےنہایت جلوہ گریان عالم و عالمیان اور آدم و آدمیان پر چھائی ہوئی ہین۔ تو اوسکے مطلع و منبع اور مصدر و باعث کو کیون نہین ڈھونڈھتے۔ کہ وہ کون ہے؟ جب استنے آثار باہرہ ظاہرہ ظہور نمودار ہین۔ تو اوسکے موثر کیطرف کیون خیال نہین دوڑاتے۔ کہ وہ کہان ہے؟ کہ عالم و عالمیان مین اتنی سرعت سیر کے ساتھ ایسی عجیب و غریب اعجاز نما تاثیر کی ہل چل اور حرکت ڈال رہا ہے ۵

دیدہ میخواہم کہ باشد شہ شناس	تا شناسد شاہ را در ہر لباس

جتنی افراط و کثرت۔ دلونکو لبھا کر خدا سے غافل کرنے والی چیزونکی اس زمانے مین زیادہ ہے خدائی ظہور بھی بقدر خور قابلیت زمانہ اتنا ہی بڑا ضرور ہے تا اہل عالم کے دلونپر۔ لوبھ موہ ہمہ ذوق دھ۔ مایا۔ اہنکار۔ کے پردون کو پڑنے نہ دیوے۔ اور بسبب اون پردون کے

عَلَیْنَا حَرَجٌ۔ ہر کھنڈر و ویرانہ مین بہ آواز بلند ساز و نوا کرتے ہین۔ شرک اور غیر ذات خدا کی پرستش کے نئے نئے خیالات اور موشگافیون سے بوستان جنان نرا خارستان بن جاتا ہے۔ وفا۔ حیا۔ صدق۔ محبت۔ مروّت۔ غیرت۔ حمیت۔ ادب۔ اعتدال۔ انصاف ہمدردی۔ حقوق پرستی۔ وغیر ذالک شعایر دین و ایمان کے رسوم محو ہو جاتے ہین اور دین و ایمان اور علم و کتاب الٓہی اپنے کوچ کا ڈنکا بجا کر سیدھا راستہ لے کر کافور ہو جاتی ہین اور اوس دین کے نام لیوا امت و فرقہ کو چھوڑ کر۔ اپنے مرکز اصلی الی ربك یومئذن المستقر کو عود کرتے ہین۔ ان الذی فرض علیك القران لرادّك الی معادٍ۔ ایسے تنگ وقت ہین نفوس مقدسہ اہل ایمان بفحواے۔ القابض علے دینة کالقابض علی الجمر۔ نہایت احتیاط کے ساتھہ اپنے دین کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہین۔ اونپر جبنیا تنگ ہو جاتا ہے فقط بامید قرب طلوع فجر ظہور و آفتاب پر نور موعود کلّ اُمم سہارا قوی رکھکر۔ انتظار مین ہر دم ٹکٹکی جماے ہوے بیقرار و بے آرام اوسی کے دہیان مین لو لگاے ہوے رہتے ہین۔ فمحونا اٰیة اللیل وجعلنا اٰیة النہار مبصرةً کی جلوہ گری کے لئے چشم براہ تمنا کرتے ہین۔ تا اینکہ وقت موعود اچانک آن پڑتا ہے تاتیہم بغتة وھم لا یعلمون۔ اور اشراق شہر بار انوار سے تمام عالم پرنور و معمور ہو جاتا ہے۔ مگر آفتاب کا ظہور جو خفاش طبیعتون کے مذاق کے مخالف ہوتا ہے۔ تو ہر گوشہ و کنار سے اپنی جق جق و بق بق کی بکواس بلند کرتے ہین۔ اور مہر عالم افروز کے محو و نابود کرنے مین باہم متفق ہوتے ہین۔ مربی عالم و عالمیان کو مخرّب قیاس کرتے ہین۔ افکلما جائکم رسول بمالا تھوی۔ انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم وفریقًا تقتلون (قرآن) (فباطل ما ھم یزعمون) وفی سکراتھم یعمھون الٓمٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ ولیمحص اللّٰہ الذین اٰمنوا ولیمحق الکافرین ح۔ واللّٰہ لیعرفن واللّٰہ لیمحصن۔ آفتاب عالمتاب کے مقابلہ مین ان ناچیز ذرات کی کیا بسات ہے ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب	گر دلیلت باید از وے رومتاب

صلا دیتا ہے کہ

اے زردشتی بھائیو

تمہاری دینی آسمانی کتاب کے وعود کے مطابق ۔مہین چرخ۔ کا دورہ پورا ہوچکا۔ اور وہ
ماہ شید۔ ہوشیدر۔ شیدا شید۔ شاہ بھرام۔ اُس آتش مہر آلہی کی انگاری آتشکدہ کانون دل کو
ساتھہ اپنی سلطنت کیانی روحانی کے تزک وجلال مین۔ قوم ونہاد قدیم۔ سلالۂ آریا سی سرزمین
پاک سے جو وقتاً فوقتاً ظہورات آلہیہ کیلیئے برگزیدہ تہی اور ہمیشہ رہیگی۔ ظاہر ونمودار ہوا ہے۔
ڈہونڈہو پاؤگے۔ اور فیض سرمدی سے مالامال ہوجاؤگے۔ اِن جسم پرور شکم پرست دستورون
کی خانہ زاد غلامی مین کب تک رہوگے۔ اِنکو اپنے لئے رہنے دو۔ تم بدرستی فرمان وخشور
آسمانی کو سُنکر دستور آلہی کے دستورین ہوجاؤ۔ رہائی کا راستہ یہی ہے۔

اے ہندو ھند کے توحید پرست بہائیو

عبث کیون نوحہ وندبہ کرتے ہو تمہارے کتب سماوی کے وعود کے مطابق۔ اُسی "ہوم" "برہما"
کے مظہر ذات واوتار ہری نے اس لوک مین برحسب وعود کتب دینی اور کلام آلہی باسم
کلکی اوتار اوتار لیا ہے۔ دورۂ کلیوک مین اُس کے ظہور فرمائی کا ہمکو انتظار تہا انتظار
کا وقت گذر گیا۔ اور سب متفرق ادیان کے فرقون کو اطراف عالم سے ایک مرکز توحید منہل
عذب فراتِ مقدس جیحون یا گنگ اقدس کے کنارے پر جمع کر کے سب کو ایک اور متحد کرنیوالا۔
ملانیوالا۔ تمہارے قدیمی دینِ مقدس آریا کا جگانے جلانے والا۔ قوم آریا کے دودمان وخاندان
پاک کا سر سلسلہ وجوہر الجواہر۔ اوسی خاک پاک سے اب ظاہر ہوا ہے۔ جو اگلے مؤسسین دینِ
مبین اور مقدسینِ قوم آریا۔ پنجاب سرسوتی نہر کے کنارے وہان سے آنکر خیمہ زن ہوئے تہے
اور بالہام ربانی اور وحی آسمانی اشاعت دین آلہی۔ اور ہند کی متفرق العقائد اقوام۔ اور مختلف
پرستشین کرنیوالونکو آتش محبت آلہی۔ اور نور توحید ذات مطلق خدائے واحد کی نور بخشی اور ہدایت

کمالات انسانی ضرورت لازمۂ زمانہ سے محروم نہ ہونے دیوے۔ امورات جسمانیہ وضروریات حیوانیہ کے باعث اونکو غفلت مین نہ گرنے دیوے۔ بلکہ ذات پاک آلہی کی نزدیکی اور دوجہان کی سعادت حاصل ہونے کے لئے۔ اُس مرکز اصلی حقیقت کلی فطرت ومبداء اصلی کی جانب سبکی توجہ کو کاملاً اجبار کیے۔

اب برادران وطن انجمن عالم کی خدمت مین عرض ہے۔ ہمدردی کا درد ٹبرا بھاری درد ہے۔ انسان مین اگر ہمدردی نہ ہو تو وہ محض حیوان ہے۔ بلکہ اون سے بھی بدرجہا بدتر وگمراہ تر ہے

در دمندی میفزاید قدر وقیمت مردرا	دردباید مردرا وزمرد باید دردرا

راقم خیرخواہ وخادم وطن عالم مدتون سے اس تلاش مین مانند سیماب بیقرار آوارۂ وطن اور آشنا سے ہر گفتگو وسخن تھا۔ ہر کیش وکنش مین حق جوئی کرتا ڈھونڈتا پھرتا۔ اور ہر گوشہ وکنار مین اُس محبوب یکتا موعود کل امم عالم کی سراغ لگاتا رہتا تھا پس از کمال جدوجہد وتحقیق وتدقیق وجانفشانی اوسکا پتا ملا۔ اور دیکھا کہ ہر قوم کے ہزارون ہزار تانبے کی طبیعت والے اُس اکسیر اعظم کے حضور مین تسلیم ہوتے ہین۔ گلا کے پگلائے جاتے ہین۔ اور طلائے خالص بنکر دوسرے مس طبیعتون مین امتیاز حاصل کرتے ہین بلکہ اپنا اثر اُن پر ڈالکر اونکو بھی اپنے جیسا بے غل وبے غش بناتے ہین۔ هجم بهم العلم علی حقیقة البصیرة وباشروا روح الیقین واستلانوا ما استوعره المترفون وانسوا بما استوحش منه الغافلون (الجاهلون) وصحبوا الدنیا بأبدان ارواحها معلقة بالمحل الأعلی اولٰئک خلفاء الله فی ارضه والدعاة لدینه - آه - آه شوقاً الی رؤیتهم (نهج البلاغة) حقوق ہمدردی ونوعیت واخوت برادران وطن عالم کے فریضہ ذمہ داری نے اب اس خاکسار بے سروپا کو یاد آوری برادران وطن عالم کے لئے مجبور وآمادہ کیا ہے۔ تو لفحوائے سجیۂ ایمانیہ ممارزقناهم ینفقون - اور بیان معجز تبیان - لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ در کمال ادب مختصراً عرض کرتا ہے۔ اور علی العموم بدون اندک ملاحظہ کیش وکنش ودین وملت باعلی الصوت والنداء سبکو

سرمایۂ خداداد اور ذاتی بزرگی کو کہوتے ہو۔ اُس معبود یکتا کی اطاعت کرو اسمین تمہاری مکتی ہے اوسکی نہی شریعت اور شاستر کو نصب العین رکہو اور شاہراہ خدائی پر چلو اسمین تمہاری سعادت وبہتری ہے ؎

خلق را تقلید شان بر باد داد	ای دو صد لعنت برین تقلید باد

اے پیروان بودھا

تم اپنے عقیدے بموجب بقاے دینِ بودہا کی میعاد و مدت پانچ ہزار سال فرماتے ہو۔ اور اس میعاد و میقات معین مین بر حسب اقتضاے ضرورت زمانی براے تربیت نوع انسانی پانچ بودہا مظاہر مقدسہ کے ظہور کو متحتم و مسلم سمجہتے ہو۔ چنانچہ فرماتے ہو۔ کہ چار بودہا بانضمام دوسرے چوبیس بودہون کے آجتک ظہور فرما چکے۔ یعنی اس مہا کالپا مین پہلے ڈہائی ہزار برس کے عرصہ مین چوبیس بودہا۔ پہر اول۔ کاکوساندڑا۔ (۲) گوناگمانا (۳) کسیاپا (۴) گوتما۔ ظاہر ہوچکے۔ گوتم جو اِس مہاکالپا کا چوتھا اور آخری ظہور تہا۔ ڈہائی ہزار برس کے پورے ہونے پر ظاہر ہوا تہا۔ اور حضرت گوتم کو ظہور کئے آج ڈہائی ہزار برس سے زیادہ گذرتے ہین۔ بالجملہ دونون رقمون اور مدتون کو باہم جمع کرنے سے پانچ ہزار سال میعاد مقررۂ زمانہ مہاکالپا منقضی ہوتی ہے۔ بنابران پس از انقضاے مدّت مقررہ اور اجل و میقات معہودہ پانچہزار سال بمجرد انقراض و اتمام مدت دورۂ مہاکالپا کے آخر مین بدون کم وبیش ساعت وثانیہ۔ تمہارے موعود دینی امر سے متے یا ادیان مختلفۂ خلق عالم کو ایک کرنے کے لئے ظاہر ہوتے ہین اور بر حسب انتظار۔ اُسی قوم کیان۔ آریا۔ دودمان اہمیت و جلال سے اُسکا ظہور ہوا ہے۔ جو جو صفات اور جلال و بزرگی کی نشانیان اُس ذات مقدس ہمہ دان بودہا مین ضرور ہونی چاہیئن۔ اس وجود مبارک مین بلا تردید موجود ومشہود ہین کیون تقلید موہوم تم گرفتار اختلاف و مغائرت ہوکر۔ دین اصلی کے مفقود و نابود ہوجانے پر روتے پیٹتے ہو۔ فریاد و فغان مچا کر آہ و زاری کرتے ہو۔ اب وہی نوبت تجدید

کیلئے آئے تھے۔ آج بہ سبب ضرورت زمانی۔ بمقتضائے حکمت مطلقہ و اسباب تربیت خلائق بحسب وعود کتب مقدسۂ آسمانی۔ وہی پودہ سرسبز ہوا ہے اور اُسی درخت کی شاخ پر بسبب آمد بہار نوجان پر زیبا شگوفہ و میوہ لگا ہے۔ اے ذاتی پیڑ کے پتے۔ تم مدتون سے خزان کی کشمکش کے دوچار اور وباؤ سے پیلے ہوکر جھڑے پڑے تھے بلکہ اکثر اِس شجر کو خشک دیکھکر لائق نار سمجھتے تھے۔ ذرا سر بزانوے تفکر ہوکر بچار کرو تمہاری اہروز کی یہ سرسبزی و رعنائی۔ نئے کونپلون کا نکلنا۔ نئے نئے خیالات کا پیدا ہونا۔ نئے آثار کا ظہور۔ اور باسم مصلحین قوم و دین بڑی گرمجوشی سے قیام کرنا۔ اور انوکھی ہل چل کے ساتھ پُرانے توہمات کے رشتونکو کاٹ کر۔ رشتۂ واحدۂ عبودیتِ خالق مطلق کو حمائل کرنا اُسی اوتار موجود مشہود۔ مظہر ذات غیب الغیوب۔ ھو م۔ نراکار کے ظہور اعظم کے اثر سے ہے۔ تاثیرات اجزای اشیار تمہارے پاس مسلم ہے۔ تاثیر حقیقی۔ کل۔ اور حقیقتِ اشیا، و اجزا، جو انسانِ کامل ہے دیکھو کسطرح افراد بشر اور مکونات عالم ابداع مین ساری و محیط ہے۔ تلاش کرو پاؤ گے۔ عبث اپنی بشری قوتون سے زور آزمائی مت کرو پچھتاؤ گے اس عاجز جنس بشر ذرۂ ناچیز مشتے خاک کی کیا بساط اور اوسکو اتنی طاقت و توانائی کہان ہے؟ کہ اُسکے ظہور اعظم مرکز مستوحات رحمانی کی تائید و دستگیری کے بغیر۔ ادیان مختلفہ جہان کو ایک کرسکے۔ اور ان بکھرے ہوے منکو ونکو۔ توحید کے رشتہ مین پروکر۔ اوسکی ستایش و نیایش کے اسماے عظام کے جپنے کے لیئے ایک ستر او شکرف مالا بنا سکے ؎

براین عقل و دانش بباید گریست	کہ فریادرس را ندانند کیست

اگر تم خدا کے ظہور اور اوتار کی مدد کو اِس سلسلہ و پیشرفت حالیہ مین اپنا حامی و معاون بناؤ گے۔ تو یقین ہے کہ ہزار سالہ راہ کو ایک آن بھر مین طے کروگے۔ اور منزل مقصود کو پہونچکر مراد دلی کو پاؤ گے پھر اوسکے بھجن بطرز بدیع گاؤ گے۔ اوسکو سراہو گے۔ کیون آدمی زاد خونخوار سبعیت شعار بھیڑ بکریون کی صورت مین نمودار ہوکر شکار کرنے والے پیشواؤن کی اطاعت و اتقیاد تقلید مین پڑے ہوے۔ اپنے نقد ہستی اور

ای موسوی بھائیو

برحسب کتاب عہد قدیم ونبیین تمہاری قوم۔ وطن عالم مین سرآمد اقوام وملل تھی۔ اور خدا کے پاس مقرب اور پیاری۔ ہمیشہ سے خداپرستی تم مین تھی۔ خدا کا مسکن تمہاری قوم مین تھا افسوس! کہ تم نے اُسکی نافرمانی کی اوسنے روپوشی تم سے کی۔ تمہاری مان کو تمہارے آسمانی باپ خدا نے طلاق دیدی۔ اوسکو اور تم کو بسبب ارتکاب اعمال زشت ونازیبا کے چھوڑ دیا۔ کیون عبث دربدر مارے پھرتے ہو۔ شہر بشہر بے سروسردار بھٹکتے ہو۔ برحسب وعود آلہی مدت معہودہ منقضی ہوئی۔ تمہاری ذلت واسارت کے دن پورے ہوے۔ تمہارے نجات کے دن آگئے۔ وہ "رب الجنود۔ یَھُوَہ صِمدِ قِینُو۔ اور "ماشیہ" ظاہر ہوچکے اونکے ظہور فرمانے سے پہلے "ایلیا نبی۔ اور" اخنوخ" بھی آسمانی عزت وابہت سے اوترے ہین "خدا ربوات قدسیین مین ہزاران ہزار لشکر مقدسین کے ساتھہ آیا" اوسکے داہنے ہاتھہ مین شریعت آتشین ہے" "وہ خود جلتی دہکتی ہوئی آگ ہے" اُسی مقدس کوہ صہیون پر اوسکا تخت عزت وابہت نصب ہے۔ اور زمین وآسمان کے باشندے اوسکی خاک پاک کو توتیاے بصر وبصیرت بناتے ہین۔ اطراف زمین سے ہزارون نفوس ہرسال جاتے ہین۔ دیدار سے مشرف ہوتے ہین۔ اوسکے قدمون پر جان نثاری کرتے ہین۔ اوسکا فیض عام محیط ہے۔ ہزارون برس کے مردون کو وہ جان بخشی کرتا ہے۔ عظام بالیۂ رمیم مین حیات بدیع کا نفخ پھونکتا ہے۔ تمہارے غفلت شعار براور ربی احام۔ اور اون کے مقلد اعتقادات موہومہ مین تفرقہ ڈال کر۔ یورشلیم مین ہیکل کے بیرونی احاطہ کے دیوار کو پکڑ کر۔ ظہور سلطنت خدا اور ماشیہ کے لئے زن ومرد ایسی حالت زار کے ساتھہ روپیٹ کر دعائین مانگتے ہین۔ کہ سنگ خارا بھی بیزار ہو کر بلسان حال اونکو کہتے ہین۔

اسے دیدار دلدار کے انتظار مین آہ وزاری کرنیوالو۔ اُس محبوب نے تین بار تین مقدس پہاڑون

آئی ہے۔ جو گوتم "کے ظہور فرمانیکے وقت فرقہ جین۔ اور سائر فرق مختلفہ پر آئی تہی انہون نے گوتم کو نہین مانا تہا۔ مظہر ذات پروردگار نہین شمار کیا تہا۔ بلکہ جہوٹا کہوٹا دہوکہ باز سمجہکر اُسپر اعتراض کیا تہا۔ کہ برحسب عقیدہ مستقیمہ مستقلہ مہاکالپاکی مدت پانچ ہزار سالہ سے فقط ابہی ڈہائی ہزار سال گذر چکے ہین۔ پہر کوئی بودہا اس دورہ کے اختتام کے آگے کیونکر آسکتا ہے۔ اوسکو ستایا۔ شہر بدر کیا۔ انکار و اعراض کی سیاستون کے ساتھہ جہٹلایا۔ آؤ کلمۂ وحدت کے درخت حیات جاوید و دانش کے سایہ ابدی مین آرام کرو۔ آؤ" نروانا کی" اکسیر اور درياق اعظم کو دست مکرمت و عنایت بخشندۂ بخشایش گر مہربان مظہر ظہور آلہی سے نوش کرو۔ اور غموم و ہموم توہمات تناسخ کو خاطر سے فراموش کرو۔ ظہور بظہور رجعت و تجدد امثال کا دورہ اس ظہور تک تہا۔ سو ختم ہوچکا۔ اب بجز مسکن و قرارگاہ توحید کے پہر آیندہ انتقال و بازگشت نہین ہے۔ کیونکہ آخرین بودہا حضرت گوتم نے فرمایا۔ کہ ادوار قبلیہ مین ہر ایک دور مین۔ مین انتقال کرتا ہوا آیا۔ تا اس دور تک جو آخرین دور ہے اب اس دور کے بعد بجز قرارگاہ" نروانا" کے پہر اس عالم مین میرا آنا نہین ہوویگا۔

وان الی ربك المنتہی۔ والیہ ترجع الامور۔ والامر یومئذ للہ (قرآن مجید)

بنا بران مرنا اور پہر کرجی اوٹہنا جو لازمۂ ادوار قبلیہ تہا بالکل نابود ہوگیا ہے۔ سب کا معاد اور روز آخر آج کا دن ہے۔ وہی جمال بے مثال جو ہر کور و دور مین لبس از طے مراتب عشرہ۔ مدارج عظمی اور مراتب کمالات ملکوتی آلہی دہ گانہ " پارمیتا" جمیع مراتب و کمالات کیانی کا جامع بنکر۔ آسمان تجرید و انقطاع کے اُفق تقدیس سے باسم جدید ظاہر ہوا کرتا تہا۔ بمقتضاے ترقیات فطری دور و کور لوک سنسار بطور جامعیت آج کامل تر ظہور فرما ہوا ہے۔ طالبانِ حق کو مژدہ سنایا جاتا ہے۔ کہ آج راستی کا دروازہ کہلا ہے۔ اور چشمۂ فیض جاری ہے اپنی ہستی چہوڑکر آؤ داخل نعیم ابدی ہوجاؤ۔ حیات بدیع پاؤگے۔ ورنہ بعد پچتاؤگے وقت کو غنیمت سمجہو۔ گیا وقت پہر ہاتہہ نہین آئیگا۔
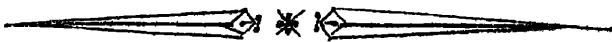
نبیٔ اور شلیم بہی آسمان سے اوتری ہے۔ ایلیا نبی بہی اِس روز عظیم مہیب کے آنے سے
پیشتر اوترا۔ اخنوخ بہی آگیا ہے۔ امت نوح پر طوفان آنے سے پہلے جسطرح وہ عیش و
طرب مین۔ اور امورات جسمانی خور و نوش مین مستغرق رہکر غافل تہے۔ اور اچانک اُنپر طوفان
آگیا تہا۔ تم بہی ویسی ہی حالت مین جب مست و مدہوش پڑے تہے۔ خدا اور خدا کا مسیح
اپنے پورے جلال و ابہت و قدرت و عظمت و سلطنت و کبریائی مین۔ اوسی سرزمین مقدس
شہر داؤد مین ظاہر ہوا ہے۔ تم سوتے تہے وہ آگیا۔ تم مست و لایشعر پڑے تہے وہ قدس الاقداس
مجد مین کاہن کبیر کی خدمت مین امتیازات کے ساتھہ پدر آسمانی کے یمین قدرت پر بٹہیا ہوا
آسمان ابہت سے اوترا۔ تم غافل تہے وہ اچانک آگیا۔ تمہارے مشعلونکا تیل تمام
ہوچکا تہا کہ وہ دولہا برّہ بغتۃً آگیا۔ تم تاریکی جہل و عمیٰ مین حق سے دور خواب غفلت
مین مست و مخمور سوتے پڑے تہے کہ وہ دین آلہی کی کتاب بیان معجز تبیان انجیل
مقدس کتاب اقدس کی آئین توحید و محبت کی برکتون کو تمام عالم مین پہیلانے والا آگیا۔
تم جسم و جسمانی ہو وہ روح مجرد ہے۔ کونسی مناسبت کے ساتھہ تم اوسکو پہچان سکتے ہو
دیکہہ سکتے ہو آؤ کلمۂ جامع توحید کے سایے مین ایک ہو جاؤ۔ سب بہائیون کے ساتھہ
محبت کے برتاوے مین ملجاؤ۔ آؤ دیکہو! وہی زیتون اور وہی شمعدانین آج اِس ہیکل
جدید مین موجود ہین۔ برّہ کوہ صہیون پر کہڑا ہے۔ شبان اپنی بکریون کو جمع کرکے آغل مین
گرگان اغنام آلہی کے دستبرد سے حفظ کر رہا ہے۔ شخصی ریاستون کی غرض سے
تم نے بیجا اختلاف و تفرقہ بازیان اختراع کین اور آپس مین خونریزیان کین۔ قرون بیشمار۔
ایک دوسرے کی تکفیر و تحقیر و تدمیر مین عمر گذرانی کی بنابران تم بدست خود مرکز اصلی اور
شریعۂ آلہی کے جادۂ مستقلہ سے کوسون دور ہو گئے۔ بے روح کے جسمانی مُردے بنگئے
بر حسب وعود آلہی روح تسلی دہندہ روح القدس کی قوتون کے ساتھہ تمہاری انتباہ کے لئے
آیا تمنے بہی مانند اُمم سابقۂ فراموشکار غفلت شعار اوسکو نہین پہچانا۔ اوسکی تکذیب و توہین
کی۔ اوسنے پیار کے ہاتہون سے تم کو جگایا۔ تم خانہ جنگیون مین محو تہے بالکل بیدار ہی

پرسے تمپر تجلی کی تمنے اوسکی نافرمانی کی۔ پہلے تو اوسکو مانا تھا۔ مگر بعد نفس پرستیون مین پڑکر اوسکی مخالفت کی۔ دوسرے بار اوسکو بالکل نہین مانا۔ بلکہ ستایا۔ اور اتنا دکھہ دیا کہ جسکی شامت مین تم آجتک ذلیل و سرگردان بھٹکتے ہو۔ پہر تیسرے بار محض رحمت اوسنے دوسرے پیرایہ مین اپنا روپ دکھلایا۔ اور اپنے خیمۂ جلال ہیکل جمال مین تم کو بلایا۔ تم نے اُس سے بھی اعراض و انکار کیا۔ اور اوسکی ایذا و اذیت کے درپے ہوے۔ بعضون نے در آخر مان لیا۔ اور اکثر تا امروز موہوبات ممالک بنی موسٰی مین گرفتار ہین۔ اپنی اصلی گردن کشی کی حالت پر باقی و برقرار ہین۔ آج کا آخری وعدہ سب کی نجات کا ہے۔ آؤ کلمۂ توحید واحد کے سایہ مین متحد و ایک بنکر۔ اورشلیم آلہی ہیکل آسمانی خیمۂ جلال مین داخل ہو جاؤ۔ کاہن کبیر قدس الاقداس مین قربانی دائمی کے اسرار کشف کرتا ہے۔ ایک آن توقف مت کرو۔ کوتاہی و فتور مت کرو۔ چلو ڈھونڈو۔ اوسکو پاؤ گے۔ ملوگے۔ وہ تھا۔ ہے۔ اور ہمیشہ رہیگا۔ وہ رب الافواج ہے۔ قدیم حکیم علیم عظیم رحیم کریم ہے۔ طوبٰی للفائزین۔ طوبٰی للقبلین۔ طوبٰی للمخلصین۔ طوبٰی للصادقین۔ طوبٰی للذاکرین۔ طوبٰی للمستقیمین۔ طوبٰی للمؤمنین۔ طوبٰی للمؤقنین۔

اے عیسوی بھائیو

یہہ کیسی غفلت و بدمستی تمپر چھائی ہوئی ہے۔ فریسیون کے خمیر مایہ منہی عنہ کو کھاکر کیون مست و لا یشعر۔ تم جسم و جسمانی۔ ابنا ے خون و گوشت بنگئے ہو۔ ہر چرچ و کلیسا مین۔ ہاے رے دین ہاے رے ایمان کی نالہ و شیون سے کیون فریاد مچاتے ہو۔ آؤ آج برحسب وعود کتب مقدسہ۔ عہد عتیق و جدید مدت معہودہ مقررہ پوری ہو چکی۔ اور پوری ہوتے ہی فوراً بدون تقدیم و تاخیر دقیقہ و ساعت وہ باپ کے یمین قدرت پر بیٹھا ہوا موعود۔ آچانک چور کیطرح آسمان عزت وابہت پر سے تمہارے نظر آنے کے لئے جسمانی بدلیو مین اوترا ہے

فرمایا- کونسا مظہر بہلا انسان سے جامع تر اور بزرگتر ہو سکتا ہے- جو ذات آلہی کی امانت کبریٰ کا حامل اور اسماء و صفات ربّانی کے جلوہ دہی کا قابل ہو- خدائے بیہمتا کی خدائی مین کوئی شریک و وزیر و مشیر اوسکی ذات کا نہین ہے- جس کی رائے لیوے- اور مشورت پر چلے- وہ فاعلِ مطلق اپنی سلطنت مین مختار ہے- بدیع السمٰوٰت والارض یلقی الروح من امرہ علیٰ من یشآء من عبادہ لینذر یوم التلاق- نوع بشر کی تربیت وہدایت کے لئے- اونکے ہمجنس وہمصورت کو بھیجنا لازم ہے- شرف المکان بالمکین جہان اُسکا گہر ہوگا- اور جو جاے اوسکے مبارک نام سے موسوم ومعروف ہوگی- شرف وبزرگی سے الی الابد ممتاز ومقدس سمجھی جائیگی- مَا وسعنی ارضی والاسمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المؤمن ح؎-

ولو جعلناہ ملکا لجعلناہ بشرًا وللبسنا علیہ ما یلبسون (الایہ)-

بنابران اگر ایک وجودِ مقدس کی سرشت کو اُس پروردگار صانع مطلق نے اپنی صنعت کا کمال ظاہر کرنے- اور جوہر ذاتی انسانی کے عیان فرمانیکے لئے- دستِ حکمت وصنعت سے خمیر کرکے اپنی صورت حقیقۃ مقدسہ اور صفات کمالیۂ ذاتیہ پہ بنایا ہووے- اور وہ ذات غیب لاریبی اپنے کمالات ذاتی قدرت- عظمت- جلال جمال کبریائی- قوت وارادہ مطلقہ تصرف- ونفوذ اور صفاتِ مقدسہ کے ساتھ بطور جامعیت بدونِ شایبہ حلول واتحاد اپنی ذاتی تجلیات کا پورا اشراق وجلوہ- اُس مطلع تنزیہ وافق تقدیس کے ذریعہ سے اور اوس غرفہ اور جہروکے کے وسیلہ وآسرے سے دکہلاوے- تو ہمارا اسمین کیا بگڑتا ہے کیا وہ اپنے خدائی مین فاعل مختار نہین ہے ہم ان ذرات مالانہایہ مین ناچیز ترادنیٰ ذرے ہین- ہماری کیا بساط کہ چون وچرا کرین- اور اوسکے کامون مین اپنے خیالی تکے اور مطالب تراشین- مگر بفحوائے آیاتِ کلامِ ربانی- اور احادیث نبی آخر الزمان- کما بدأکم تعودون فریقًا ھدیٰ وفریقًا حق علیہم الضلالۃ انہم اتخذوا الشیاطین اولیآء من دون اللہ ویحسبون انہم مہتدون- ونسوا حظا مما ذکروا بہ- اور ما قدروا

نہ ہوے۔ در آخر موت نے تم کو آگھیرا جس سلطنت موہوم کا باطل خیال بنی اسرائیل کے ذہنون مین سمایا ہوا تھا۔ اور غلط فہمی مین پڑکر کانٹون کا تاج اوس سلطان ممالک وحدانی رحمانی کے سر پر رکھکر۔ اولٹا گدہے پر سوار کرکے اُسکی ہجو کرتے تھے۔ اوسیکا مصداق پھر آج ظاہر ہوا ہے۔ اور وہی سلطنت روحانی کمال جلال۔ واُبہت اور قدرت وکمال کے ساتھ شہر داؤد اورشلیم جدید مین آج موجود ہے۔ جاؤ دیکھو۔ پاؤگے۔ عبث قوم یہود کی سی افسانہ گوئی مین مت گرو۔ آسمان موہوم۔ ابر موہوم۔ سلطنت موہوم شخص موہوم اور خیالات موہوم مین جھگڑا مت کرو۔ اونکی مانند تم بھی محروم رہ جاؤگے۔ نہایت پچتاؤگے اس خوان نعمت اور مائدہ آسمانی پر دوسرے سبقت لیجائینگے۔ سوائد فیض روحانی سے خط وبہرہ اوٹھائینگے۔ تم ناامید دروازے کے باہر ہی رہ جاؤگے۔ اور ملکوت جاوید مین داخل ہونے نہ پاؤگے۔

اے برادران مسلم

آج خوشی کا دن ہے۔ فریاد وفغان اور مرثیہ خوانی کے دن گذر چکے۔ برحسب وعود کتاب مقدّس الٰہی۔ وہ مظہر ظہور وحدت کبریائی۔ درعین وقت اتمام مدّت مقررہ پر بدون تقدیم و تاخیر دقیقہ ولمحہ اُفق تقدیس توحید سے ظہور فرما ہوا ہے۔ اب بر سبک مسلک امم قدیمہ ماضیہ انتظار عبث ہے۔ اور ظلم بر نفس خود۔ اگلی امتون کی چال پر چلکر اعراض وانکار کرنا محض شقاوت ہے۔ نہ سعادت۔ کتاب مبین۔ اور کتب سائر ادیان کے وعدے اب پورے ہو چکے۔ اور موعود جمیع ادیان اہل جہان کو ایک کرنے کے لئے جلوہ فرماے عرصۂ شہود ہوا ہے۔ اُس ذات مقدس غیب منیع لایدرک ساذج بحت کو یہہ خاکی پتلے کیونکر پہچان سکتے ہین دیکھہ سکتے ہین۔ چون اوسکا ادراک محال تہا۔ اسواسطے بمقتضاے حکمت بالغہ اور ارادۂ مطلقہ اوسنے اپنا دیدار اور گفتار ورفتار اور ظہور آثار قدرت وکمال اپنے ایک مظہر اعظم کلمۂ کاملہ مجملہ جامع جمیع کمالات وتجلیات کی معرفت وشناسائی۔ اور رویت ولقا۔ اور اطاعت پر مرہون وموقوف

اور سیدہی چال ہرگز نہین چلینگے۔ باوجودیکہ گذشتہ امتون کا حال ہم بخوبی دیکھہ چکے ہین اور انکی خسرانِ عاقبت اور وخامت مآلی کو سُن چکے ہین۔ توبہی جس گڑھے مین کہ وے گرے تہے دیدہ و دانستہ ہم بہی اُس مین کودتے چلے جاتے ہین۔ پروردگار پاک بلسانِ معجز تبیانِ حضرتِ سید لولاک کلام مجید مین قوم ہود کو خطاب فرماتا ہے۔ قولہ تعالیٰ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) بڑہکر رائج تر نہین رہیگی نیکی اون لوگون کے پاس سب چیزونسے زیادہ تر متروک و مردود ہووےگی اور بدی سب چیزون سے بڑہکر معروف و پسندیدہ رہیگی۔ زیراکہ قرآن کے اوٹہانیوالے قرآن کو پہینک دیوینگے۔ اور قرآن کے حفظ کرنیوالے اوسکو فراموش کر بیٹہین گے۔ پس کتاب و اہل کتاب اُسدن دونون ہی مردود و مطرود اور منفی رہینگے۔ اور دونون ایک دوسرے کے باہم رفیق و مصائب تبکر ایک راستے پر چلین گے۔ اُن دونون کو کوئی نہین پاتیگا۔ اور نہ اُن دونون کو کوئی پناہ لینے دیگا۔ قرآن اور اہل قرآن اگرچہ اُس زمانے مین لوگون کے درمیان مین رہین گے۔ لیکن درحقیقۃ اونمین اور اونکے ساتھہ نہیں ہوونگے اسواسطے کہ ہدایت و گمراہی اگرچہ دونون ایک جاملکر رہین توبہی ملاپ اور بناؤ ہرگز دونون مین نہین ہے۔ پس اختلاف و تفرقہ پر سب قومین اکہٹی ہونگین اور اتفاق و جماعت سے متفرق ہوجاوینگین۔ گویا وہ آپ ہی کتاب کے پیشوا و امام ہین۔ اور کتاب اونکا امام و پیشوا نہین ہے۔ پس کتاب کا فقط ایک نام اونکے پاس رہجائیگا اور بجز قرآن کے لکھے ہوے الفاظ و حروف کی معرفت و پہچانت کے اوسکی اصلی مفہوم و مقصد اور حقائق و لطائف موعودہ سے بالکل محروم رہین گے۔ چنانچہ اس سے پہلے۔ زمانہ گذشتہ مین صالحین اور نیک مردونکو ہر طرح کی تکلیف و ایذا دے چکے ہین۔ اونکی سچی باتون کو جہوٹ اور خدا پر تہمت زنی کا اونہون نے نام دیا۔ اور اونکی نیکیون کے بدلے مین بُرائی کی عقوبت اور سزا اُنہون نے اونکو دی۔ یعنی نیک مرد صالحون کو جو من جانب اللہ خلق کی ہدایت کیلئے ہر زمانے مین مبعوث ہوے۔ لوگون نے اونکی باتونکو افتراء علی اللہ اور اونکو محض جہوٹا سمجہا۔ اور اونکی نیکیون کے بدلے مین ہر طرحکی تکلیف و اذیت دیکر اونکو ستایا۔ تو آنحضرت پیشین گوئی کرکے فرماتے ہین۔ کہ صرف ناچار تمپر بہی ویسا ہی گذریگا۔ اور آثار قبل سب تم مین ظاہر ہووینگے) اگلی اُمتین جو تم سے پیشتر ہلاک ہوگئین۔ اونکی ہلاک ہونیکا سبب یہہ تہا کہ اونہون نے طول امل کی روسے اپنے دین کو ابدی سمجہا تہا۔ اور اُس اصل یقینات

الله حق قدرہ اوج ۔ لتسلکن سنن من قبلکم شبرًا فشبرًا و ذراعًا فذراعًا۔
یا حسرۃً علی العباد ما یأتیهم من رسول الا کانوا به یستهزءون ۔ وهمت کل
امة برسولهم لیاخذوہ وجادلوا بالباطل لیدحضوا به الحق فاخذتهم فکیف کان
عقاب (الایہ)

وانه سیاتی علیکم زمان من بعدی لیس فیه شئ اخفی من الحق ولا اظهر من
الباطل ولا اکثر من الکذب علی الله ورسوله ۔ ولیس عند اهل ذالک الزمان سلعة
ابور من الکتاب اذا تلی حق تلاوته ۔ ولا انفق منه اذا حرف عن مواضعه ۔ ولا فی البلاد
شئ انکر من المعروف ولا اعراف من المنکر ۔ فقد نبذ الکتاب حملته وتناساہ
حفظته فالکتاب یومئذٍ واهله طریدان منفیان وصاحبان مصطحبان فی
طریقٍ واحدٍ لا یؤویهما مؤوٍ ۔ فالکتاب واهله فی ذالک الزمان فی الناس ولیسا
فیهم ومعهم لأن الضلالة لا توافق الهدی وان اجتمعتا ۔ فاجتمع القوم عن
الفرقه ۔ وافترقوا عن الجماعة ۔ کانهم ائمة الکتاب ولیس الکتاب إمامهم
فلم یبق عندهم منه الا اسمه ۔ ولا یعرفون الّا خطه وزبره ۔ ومن قبل ما مثلوا بالصالحین
کل مثلة وسموا صدقهم علی الله فریة ۔ وجعلوا فی الحسنة عقوبة السیئة ۔
وانّما هلک من کان قبلکم بطول امالهم وتغیّب اٰجالهم حتّٰی نزل بهم الموعود
الّذی تردّ عنه المعذرة وترفع عنه التّوبة وتحلّ معه القارعة والنقمة ۔
(نهج البلاغة) مستحتم ہے ۔ کہ ہم اپنے اجداد و امجاد کی چال پر چلکر ضرور اعراض و انکار کرینگے ۔

(ترجمہ حدیث) اور ہر آئینہ میرے بعد ایک زمانہ عنقریب تمپر آئیگا جسمین حق سب چیزون سے زیادہ ترچھپا ہوا ہوگا
اور باطل چیزون سے بڑہکر ظاہر و آشکار رہیگا ۔ اور خدا و رسول پر جہوٹی تہمتون کا باندہنا سب باتون سے بیشتر
متداول رہیگا ۔ اُس زمانیکے لوگون کے پاس کتاب آلہی جب ٹہیک پڑہی جائیگی اور اوسکے مراد و معنی
ٹہیک جیسا کہ چاہیئے لئے جائینگے تو کوئی تجارت کتاب آلہی سے ناروا اور زیادہ ترمندی نہین رہیگی ۔
اور جب کتاب آلہی کے معنی تحریف کرکے اولٹ پلٹ پڑہے اور تراشے جائینگے ۔ تو کوئی تجارت کتاب آلہی سے

شریعت ابدی ہے - اب اسکے بعد ہرگز کوئی پیغمبر نہین آئیگا - اور خداے پاک بہی کسی
رسول کو نہین بھیجے گا - اہل اسراف وارتیاب خدا کی بابتو نہین ایسے ہی گمراہ ہوا کرتے ہین -
یہودیون نے کہا - کہ توریتہ موسیٰ کتاب ابدی ہے - اور موسیٰ آخر پیغمبران اور نبی اولوالعزم
والشان - بعد ازاین کوئی پیغمبر مستقل صاحب شریعت نئے دین اور نئی کتاب کے ساتھہ
نہین آئیگا - خدا کا ہاتھہ بند اور باندہا گیا ہے - مغلول ہے - غلت ایدیہم ولعنوا
بما قالوا بل یداہ مبسوطتان - اونہی کا ہاتھہ اخذ فیض آلہی سے بند ہوگیا - اور
اونکی گفتار ناہنجار کی سزا این اونپر ہیٹکار پڑی - خدا کے ہاتھہ ہمیشہ کُھلے ہین اور جبتک
خدا کی خدائی باقی ہے کشادہ رہین گے - ہرگز بند ہونہار نہین ہین - ظہورات آلہیہ سے مراد
ومدعا - تربیت نوع بشر ہے - اور ارتقاے نوع انسان بمدارج کمالیہ ذاتی وفطری - اور
معارج ملکوت آلہی جو کوئی خدا کے حکم وارادے سے آئے گا - البتہ یہہ کام کریگا - مصرعہ
شاخ گل ہرجا کہ میروید گل است - پہر باوجود معلومات بدیہیہ لوگ کیون انکار
کرتے ہین ؟ حضرت موسیٰؑ من جانب اللہ آئے اُنہون نے مرکز توحید کیطرف سب
کو دعوت کی - کلمہ جامعۂ وحدت کے سایہ مین سبکو جمع کیا خیمۂ اتحاد ومحبت مین سبکو
اکٹھا کیا - اور اپنے بعد میعاد مقرر پر موعود معیّن مشخص کے ظہور کی بشارت دی مگر جب
وہ موعود اپنے وعدہ پر ظاہر ہوا - بجز چند عوام یا اہی گیر - اور راہدارون کے جو خلق کی نظر مین
نہایت خوار وبے اعتبار تہے - کسی عالم یا کاہن وحاخام نے اونکو نہین مانا باوجود صراحت
بشارت کسی نے اونکو نہین پہچانا - اون سے انکار کیا - اعراض کیا - مارا - پٹیا - ستایا
اور بہ خیال خود ائس ساختہ وپرداختہ بنیادی دین کی پائمالی وبربادی اونکی ہلاکت واعدام مین
سمجہی - اور بقول خود اونکو قتل کیا صلیب پر دیا - اور اس ناشایستہ عمل وبیشرفتی کو
باعتقاد خود شعائر دین اور فرائض ملت اور حمیت وغیرت ایمانی - اور وسیلہ حصول
سعادت ومثوبات جاودانی شمار کیا - کیونکہ بر حسب فرمودۂ توریت کتاب استثنا
فصل ۱۸ - آیتہ ۱۸ - اونکے اعتقاد مین یہہ بات پوری جمی ہوئی تہی - کہ کوئی جہوٹا

قوله تعالیٰ[۱] ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شك مما جاءکم بہ حتیٰ اذا ھلك قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً کذلك یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب ٭ الذین یجادلون فی ایات اللہ بغیر سلطان اتاھم کبر مقتاً عند اللہ وعند الذین امنوا کذلك یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار

صریحاً آیہ مبارکہ فوق سے مستفاد ہے۔ کہ بر حسب سنت قدیمہ آلہی جب مظاہر ذات کبریائی بینات کے ساتھہ من جانب اللہ لوگون کی ہدایت کیلیئے آئے۔ خلق عالم بر حسب عادت قدیمہ اونکی زیست تک اونکے من جانب اللہ ہونے مین شک کرتے تھے۔ اور اعراض وانکار سے پیش آکر سینکڑون ایذا واذیّت کے ساتھہ اونکو ستاتے تھے مگر جب وہ مظاہر الہیّہ اپنے مطلع احدیت کی طرف بازگشت وصعود فرماتے تھے۔ تو لوگ اونپر ایمان لاتے تھے اور اونکی قبرون پر جا جاکر رویا کرتے۔ اور اون کے مزار کی پرستش کیا کرتے تھے۔ اور افراط وتفریط اور اسراف وارتیاب مین پڑکر اپنے خیالی بلاؤ کو دم دیکر عبث کہنے لگتے تھے۔ کہ یہہ مظہر ذات وصفات آلہی سچا من جانب اللہ تہا۔ ہمنے دوسرونکے دہوکون مین آکر بڑی بہول کی کہ آگے سے اسکو نہ مانا یہہ ہمارے لئے آخری پیغمبر ہے۔ اور اسکی لائی ہوئی

بقیہ صفحہ ۲۳۔ مدت سے جو ہر امت کے لئے مقرر کیگئی ہے غفلت و اہمال کیا تہا۔ تا آنکہ اچانک وہ موعود اونپر نازل ہوا جس کے آنے سے توبہ کا دروازہ بند ہوتا ہے۔ اور معذرت وبہانہ جوئی قبول نہین کیجاتی۔ اور قہر وعذاب آلہی۔ اور ہلاو ہلاکت کی سختی اوسکے آتے ہی ہمراہ اوتر آتی ہے۔ (اعاذنا اللہ وایاکم من شر ذالکم الیوم)

[۱] بتحقیق کہ یوسف آیا اس سے پہلے تمہارے پاس بینات کے ساتھہ۔ پس اوس کے مرنے تک تم اوسکی پیغمبری مین شک لاکر اوسکو نہین مانتے تھے۔ مگر جب وہ مرگیا تو اوسکو ماننے لگے۔ اور کہنے لگے کہ زنہار اسکے بعد نہین بہیجیگا خدا کوئی رسول۔ اسی طرح اُس اسراف کرنے والے اور شک لانے والے کو خدا گمراہ کرتا ہے۔ جو خدا کے پاس سے کسی بُرہان اور سند پانے کے بغیر اسکی آیات اور دلیلون مین جہگڑتے ہین۔ خدائے تعالٰے اور ایمان والون کے پاس یہہ بڑی دشمنی کی بات ہے اسیطرح مُہر کرتا ہے خدا ہر ایک مغرور متکبر کے دل پر۔

یہود بروقت ظہور مسیح انیس سو سال کے قبل اپنے خیالی معنی کرتے۔ اور بحث و ردو انکار اور اعراض و اعتراض کے ساتھہ مسیح سے معارضہ کرتے تھے۔ یہہ بھی بعینہٖ اُنکی طرح اولٹے پلٹے معنی تراشکر اوس سافج وجود کے ساتھہ انکار و اعراض سے پیش آئے کتاب مقدس کے معنی آیندہ ظہور کی پیشین گوئی کے متعلق بسبب مہر کیئے جانے کے اور بجز موعود مخصوص صاحب ظہور کے دست تصرف سے مہر توڑے جانیکے اونپر قبل از اتمام مدت و وقت موعود کسطرح ظاہر ہوسکتے تھے۔ اسواسطے اونہون نے اور اونکے پیشواؤن نے اپنے گھمنڈ کی مستی مین نافرمانی و تعدّی پیشرفت کی تھی۔ اور اعمال و افعال رذیلہ مخالف شرایع و نوامیسِ الٰہیہ پر جمع و اتفاق کیا تھا۔ اتنے مین اچانک مدت معہودہ و دورۂ عیسوی پوری ہوئی۔ اور جمال جہان آرائے شمسِ محمّدی مشرقِ ذاتِ الٰہی سے طالع ہوا آنحضرتؐ نے برحسب سنّت قدیمۂ الٰہی اگلی دینی کتابون کی تصدیق کی۔ اونکی اولٹی تحریف اور مخالفت کو اونکی کتابون سے معائنہ کرایا۔ اور برحسب مقصد و مرادِ صاحبِ کلام حضرت ناطقِ علّام۔ بفحوائے ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ علمه شدید القویٰ۔ تاویل و تعبیر فرمایا۔ مگر ماننا کون ہے اگلے منکرون کی چال پر توہمات تقلیدیّہ کے پابند رہنے والون نے فوراً فریاد و فغان مچایا۔ کہ بڑے غضب کی بات ہے۔ یہہ اَن پڑہ اُمّی ساحر مجنون جھوٹا مفتری سلطنت طلب ہماری دینی کتابون کے معنی ہمارے ہزار سالہ عقائد اور علمائے دین کی تفاسیر کے برخلاف بقیاس و ہوائے خود تراشتا ہے۔ یہہ دین کا دشمن ہے۔ زنہار۔ زنہار۔ زنہار۔ اِسکی بات کو مت مانو۔ اِس بلائے ناگہانی کو نابود کرو۔ کیا ہماری قوم کے قدّیسین و رہبان اور علمائے روحانی سب ناکارے جھوٹے اور جاہل و گمراہ ٹھیرے۔ اور فقط یہہ اُمّی اَن پڑہ سچا و صادق و امین ہے۔ بھول گئے کہ وہ آپ ہی قبل از بعثت آنحضرت کو محمّد الامین کے لقب سے پکارتے تھے روحی و مہجتی لہ الفداء)

یہہ ہمارے دین کا مٹانیوالا ہے۔ نہ جگانے اور پھیلانے والا۔ اسکا دفع و نابود

مدعی اپنے آپ خدا کی رسالت کے دعوے کے ساتھ نہین آسکتا۔ اور برفرض اگر کوئی آئیگا تو ضرور مارا جائیگا۔ اور اوسکا کام جمنے نہین پائیگا۔ چنانچہ بشارات ظہور موعود مقرر کے متعلق آیات کتاب توریت کو باعتقاد خود صحیح مگر باعتقاد مومنین بہ ظہور موعود موجود زمانہ غلط و تحریف کر کے تاویل و تفسیر کرتے تھے۔ اور حضرت روح اللہ اور اونکے شاگردونکی سچی تاویل کو محض غلط و افترا اور برخلاف عقیدۂ علما سمجھتے تھے۔ بلکہ حضرت مسیح اور اونکے تلامذہ کو دین الہی کا برباد کرنے والا۔ اور رخنہ ڈالنے والا۔ مٹانیوالا۔ غاوی و گمراہ تصور کرتے تھے۔ اور دستِ تطاول و زبان درازی سے اُس روح پاک کو بُرا بھلا کہتے ستاتے۔ جہلاتے استہزا کرتے وغیرہ بے ادبیون سے پیش آتے تھے۔ اب فی الجملہ بنظر انصاف غور فرمایا جاوے۔ کہ اِن دو فریق مین کون سچا اور کون جھوٹا تھا؟ کیا وہ موعودِ معیّنِ مشخصِ موجودِ مشہود جو برحسب بشارات موسیٰ ؑ و نبییںؑ ظاہر ہوا تھا (العیاذ باللہ) جھوٹا تھا۔ یا یہود اور اونکے علما کی غلط فہمی و غلط کاری تھی؟ مسیح سچ فرماتے تھے۔ یا منکرین مسیح سچائی پر چلتے تھے؟ جب یہہ بات ٹھیک ٹھیک معلوم ہو چکی۔ تو ظہور بعد کے حال مین بفکر صائب و تامل کامل تعمق فرماؤ۔

موسیٰ ؑ سے مسیح ؑ تک ایک دورہ و زمانہ تھا۔ وہ پورا ہو چکا۔ اور میعاد و مدت مقررہ پر اُس دورہ کا موعود باستضائے کامل ظہور فرما ہوا۔ جسکی اعجاز نما تصرف و نفوذ و تاثیر آجتک باقی و برقرار ہے۔

اوس مظہر ذات کبریائی نے اپنے تلامذہ کو وصیت کی "ہر ایک درخت اوسکے پتے اور پھول پھل سے پہچانا جاتا ہے" "تم درختِ اعراض و انکار سے احتراز کرو" "خمیر مایۂ فریسیان مین سے مت کہاؤ" اپنے بعد آنے والے مظہر ذاتِ مقدس کی بروقتِ معہود ظہور فرمائی کی بشارت دی یہہ فراموش کار امت اپنے پیشوا کے نصایح کو بھول گئے۔ تفرقہ و اختلاف آپسمین ڈالکر فراموشکاری اور غفلت شعاری اور تقلید رسمی مین بہ تسلسل نسلاً بعد نسل پڑ گئے۔ موعود معین کے آنے کی میعاد و اجل کو مانند امم سابقہ بھول گئے اور جیسا کہ

وکلا! کیا اون منکرین کی تفاسیر و تاویل بہواے نفس خود تحریف کردہ مخالف ارادۂ
آلہی نہین تہی۔ اور مغائر اصطلاح تنزیل ہے؟ کیا وہ قوم معاند کی تفسیری معنی سچے تھے؟
یا آنحضرت جامع کمالات ذات باری جو کچھہ فرماتے تھے درست و صحیح تھا؟ ذرا سا اور بہی
غور ضرور ہے! جن موسویون نے عیسیٰ مسیح کو مانا اونہون نے نقصان اوٹھایا۔ یا نہ ماننے
والے اور ایمان نہ لانیوالون کو خسارت ابدی ملی؟ موسویون نے جب عیسیٰ کو مانا۔ تو
عیسیٰ اور عیسیٰ کی کتاب کو مانا۔ موسیٰ اور موسیٰ کی کتاب کو سچ جانا۔ اور از اول ابداع تا
بہ حضرت عیسیٰ سب پیغمبرونکو اور اُنکی کتابون کو برحق مانا۔ اور جنہون نے عیسیٰ کو نہین
مانا اونکو کتاب مقدس آلہی مین اندہے۔ بہرے۔ گونگے۔ مردے وغیرہا نامون سے
مخاطب فرمایا ہے یہہ کسکا نقصان ہے۔ اہل ایمان کا یا اہل کفر و طغیان کا؟ پہر عیسویون
نے جو اپنے دینی موعود حضرت خاتم الانبیاے رحمۃ للعالمین کو مانا تو فائدہ اور فیض
حاصل کیا یا نقصان اوٹھایا؟ اور جنہون نے اونکو نہین مانا اور انکار کیا۔ اونکو خسارت
ابدی حاصل ہوئی یا نہین؟ جنہون نے حضرت خاتم الانبیاء کو مانا۔ اونکو اور اون کی
کتاب کو۔ عیسیٰ کو اور عیسیٰ کی کتاب کو۔ موسیٰ کو اور موسیٰ کی کتاب کو اور از اول ایجاد
عالم و آدم تا خاتم سب کو اور سب کی کتابون کو من جانب اللہ کل من عند ربنا سمجھکر
سبکی تصدیق کی۔ کہ سب من جانب اللہ تھے سچے اور برحق تھے۔ بنابران غور
و ملاحظہ ضرور ہے کہ خسارت کس فرقہ کے لئے ہے؟ اہل ایمان کیلئے۔ یا اہل انکار
و عصیان کیلئے؟ فیض عام رحمت کلیۂ آلہیہ مائدۂ منضبطۂ سماویہ کے بہرہ مندی سے
کون محروم ہوے مومنین یا منکرین؟

اب آج ہماری نوبت آئی ہے۔ جیسا اگلون کا حال ویسا ہمارا بہی ہوگا۔ جب موسم
بہار آلہی آتی ہے۔ تو بسبب آمد آمد بہاران درختان وجودات نوع بشر مردگان ہزار سالہ
جفا رسیدۂ دست تطاول خزان ظلمت ادیان کفر و طغیان۔ سب سرسبز و خرم ہوجاتے
ہین ہر ایک اپنی حقیقت و فطرت اور خاصیت و کیفیت پنہان کو ظاہر و عیان کرتا ہے

کرنا فرائض دینی مین سے ہے ؎

ہر اِنکس تف کند ریشش بسوزد	چراغے را کہ ایزد بر فروزد

غرض انواع واقسام کی اذیتین اُس وجود مقدس پر اونکے ظلم کے ہاتھون نے روا رکھین بحد یکہ آنحضرت پر عرصہ تنگ ہوگیا۔ اور زندگی وبالِ جان۔ افسوس صد افسوس کہ یہہ احسن تقویم کے عالم مین پیدا ہونیوالے ہمیشہ اسفل السافلین مین سر کے بل اولٹے جہک پڑتے ہین۔ نور ایمان جو سبب حیات جاویدانی ہے جب دلون سے دور ہو جاتا ہے۔ آدمی مردار و میت کہلاتا ہے۔ اور افعالِ جسمانی اور شہوات نفسانی کی راہ پر چل کر ناپاک بن جاتا ہے۔ شرک وضلالت کی نجاست سے ملوث ہو جاتا ہے تب کلمۂ طیبِ توحید دلون سے کافور ہو جاتا ہے۔ اور دین پاک اور کتاب مقدس آلہی جو من عند اللہ نازل ہونے کے سبب آسمانی ہین۔ ان ناپاک مخلوق وامتون مین نہین رہ سکتے تو اپنے مرکزِ مقدسِ ذاتی اصلی کل شی یرجع الی اصلہ۔ آسمان روحانی کی جانب مرفوع ہو جاتے ہین۔ اور بنابران بسبب فقدانِ علم وعرفانِ آلہی و دین وایمان وکتاب سبحان خلق عالم لامحالۃ روحًا مردے ہو جاتے ہین۔ یہہ اصطلاح کتب آسمانی ہے چنانچہ حمزہ سید الشہداء ؓ کے حق مین اللہ جل شانہ اپنے کلام معجز نظام مین فرماتا ہے (ترجمہ) وہ شخص جو مردہ تہا جلایا ہمنے اوسکو۔ اور عطا فرمایا اوسکو ایک نور جس کے ذریعہ سے وہ لوگون مین چلتا پہرتا ہے۔ کیا اوس آدمی (یعنی ابوجہل) کے برابر ہو سکتا ہے۔ جو ظلمات مین پہنسا ہے اور ہرگز نکلنے نہین سکتا۔ اب انصاف درکار ہے۔ کیا موعود آیندہ کے متعلق جن اخبار اور بشارتون کی پیشین گوئی کتب آسمانی ظہور قبل مین ہوئی تہی۔ اور بہ مقتضائے حکمت آلہی وہ سب مہور تہین۔ اور اون مہرون کا توڑنا اور انکی تبیین وتوضیح اور تاویل کرنا سیاق مفہوم صاحب کلام ملک علام پر اُس آنیوالے موعود ذات مقدس ختمی پناہی پر منوط و موقوف رکہا گیا تہا تو کیا بجز اوسکی ذات مقدس کبریائی کے کوئی موسوی کاہن وربی یا عیسوی ریورنڈ ”اسقف“ سمجہہ سکتا تہا۔ ؟ حاشا

پرایمان لانیکے باعث۔ بڑے بڑے قیصر و شہنشاہ بڑی تعظیم و توقیر کے ساتھ اونکا نام لیتے ہین۔ یہہ ایمان کا ثمرہ ہے۔ فمن شآء فلیقبل و و من شآء فلیعرض ان اللہ کان غنیا عن العالمین جمیعًا۔

اہل ایمان بمجرد استماع ندا ے ظہور بتسلیم و انقیاد جھکا کر ایمان لاتے ہین۔ اور خدا کو دانا و بینا اور قادر و توانا جانکر اس بھروسے پر کہ وہ عادل ہے اور بمقتضاے عدل اپنے بندون کو گمراہ نہین ہونے دیگا۔ سب سوچنے بچار کرنے کی باتون کو اُس پاک پروردگار پر برگذار کرکے کہتے ہین کہ ہمارا کام نہین ہے۔ اوسکی مملکت اور اہل مملکت کو وہ بیشتر و بہتر سنبھالنے والا ہے وہ فاعل مختار ہے۔ علیم۔ خبیر۔ سلطان یفعل ما یشآء و یحکم ما یرید ہے۔ بلکہ از روے یقین صادق ظہورات الٰہی کو نعمت غیر مترقبہ آسمانی اور رحمت عظمیٰ سبحانی سمجھکر اوسکے شکر و سپاس کے ادا کرنے مین رطب اللسان ہوتے ہین اور مناجات کرتے ہین کہ ربّنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنّا ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیاٰتنا و توفنا مع الابرار۔

مگر اشرار و اہل اعراض و انکار و اوبار۔ خدا کی خدائی مین نکتہ چینیان کرتے ہین۔ اُسکے کامون مین موشگافیان نکالتے ہین۔ گویا خدا کو اوسکے ارادے مین فاعل مختار نہین سمجھتے ہین بلکہ اپنا داؤ خدا پر دکھلاکر شریک مشورت پروردگار ہونا چاہتے ہین۔ اپنے جیسے عاجز آدمیونکی تقلید مین حق و باطل کی تمیز کرنے کی پونجی و سرمایہ کو جو اونکے ملکون فوادمین من جانب اللہ ودیعہ رکھا گیا ہے۔ بدست خود کھو بیٹھتے ہین۔ بلکہ خدا کے مظاہر قدسی کے ساتھ حجت و سینہ زوری سے پیش آتے ہین۔ اور اونکی توہین و استہزا کرتے ہین۔ مگر بروز آخر جب اون سے بازخواست و پرسش ہوتی ہے۔ تو اپنے پیشواؤن پر الزام لگاکر اونکو نفرین کرتے ہین اور کہتے ہین ربنا اننا اطعنا سادتنا و کبرائنا فاضلونا السّبیلا۔ ربنا اٰتہم ضعفا من العذاب والعنہم لعنا کبیرا۔

لیکن اس ضمن مین ایک سوال مقدّر ہے۔ جسکا جاننا طبقات موحدین عالم پر

شجرۂ طیبۂ ایمان سے آثار سعادتِ ایمانی نمودار ہوتے ہین - اور شجرۂ کفر و انکار سے شقاوت
ردّ و اعراض و طغیان و عصیان آشکار ہوتے ہین - اگر اہل ایمان بدون ترک کرنے کسی
مظہر ذات آلٰہی اور بغیر انکار کرنے کسی کتاب اور کسی شریعت کے یکے بعد دیگرے جیون
جیون ظاہر ہوتے آئے بدون فصل سب کو مانتے جائین - اور بمناسبت ہر ایک دور
و کور کے اقتضا کے مطابقِ حال مختلف غذاؤن کے مائدون پر بیٹھکر فیض روح القدس
سے مستفیض اور بہرہ ور ہوتے چلے آئین - اور بقدر خورِ استعداد و حیثیتِ تن ہر ایک
مظہر ظہور ایزدی کی لازمۂ وقت تربیت و تعلیم کی پوشاک کو پہنتے ہوئے آئین - تو کیا
ہرج ہے - کونسا نقصان بجز فائدے کے اسمین متصوّر ہے ؟ یہہ کونسی غلط فہمی
اور گمراہی و بیراہی کا راستہ ہے - اگر ایک ایسے نیک طویت پاک طینت مومن پورے
اعتقاد و اخلاص کے ساتھہ توحید مطلقۂ ذات باری اور سب مظاہر آلٰہی اور کتب
و شرایع آسمانی کو ماننے والے موقن کا خاتمہ بخیر نہین ہوسکتا - تو گو باش - ہم بہی اُنکے
زمرے مین اونکے ساتھہ ! اور اگر مومنون کو بجز ورود در مقام محمودۂ احسان - جنتِ
قبول - رضوانِ رضا - اور نعیم دیدار و لقا - کچھہ شائبۂ خسارت و اندیشہ نہین ہے
تو پہر انتظار کس چیز کا ہے - توقف و دیری کا ہیکو کرتے ہو - خدا کا نام لیکر - قدم راستی
آگے کیون نہین بڑہاتے - یہہ امر اللہ ہے - شوخی نہین ہے ! کیا آپ نے اگلے ظہورات
کا حال نہین دیکہا کہ جنہون نے اول امر مین اعراض و انکار کیا - اونکا نام الی الابد بدبختون
مین شمار کیا جاتا ہے - بلکہ محو و نابود ہوگیا ہے - اور جنہون نے قبول امر کرکے برحسب اوامر
مقدسہ لوازمات ایمانی کے اعمالِ حسنہ پر قیام کیا - اونکا نام سعادت مندون مین محسوب
ہوتا ہے - اور دفتر حیات سرمدی مین لکہا جاتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار -
دیکہو حضرت ابن مریم کے وقت کے ماہی گیر اور راہدارون کو اور حضرت خاتم النبیین
کے زمانے کے - ابوذر غفاری - میسم تمار - عمار یاسر - مقداد اسود - بلال حبشی -
سلمانِ فارسی - وغیرہم غیر معروف اشخاص کو کہ فقط اون ہیاکل مقدسہ مظاہر صدیہ

کیا نفی صفات علم وقدرت وعدل ذات باری نہین ہوتی ہے؟ اور اگر نہین ہوتی۔ تو (العیاذ باللہ)
اِس بندہ مخلوق عاجز کی قدرت وقوت کے روبرو خدا عاجز نہین سمجھا جاتا ہے؟ کہ باوجود قدرت و
قوت وعلم پروردگار۔ اس ساحرِ کاذب کے مفتری علی اللہ ہوتے بھی۔ اسکے رفع دفع
کرنے مین خدا نے کچھہ بھی نہین کیا۔ بلکہ ہاتھہ بھی ذرا نہین ہلایا۔ کیا خدا کے عدل والصاف
کے مخالف یہہ بات نہین ہے۔ کہ اپنے دشمن کو مہلت دیوے۔ اور خلق کے گمراہ کرنے
سے اوسکو باز نہ رکھے۔ اور اپنے بندون کو اوسکے دہوکہ سے نہ بچاوے۔ خدا فرماتا ہے۔
ولا یرضٰی لعبادہ الکفر۔ وہ بندونکے کافر ہونے مین راضی نہین ہے۔ پس اُسکا خاموش
رہنا۔ اور اِس شخص کو مہلت دینا۔ اوسکی رضایت پر دلالت کرتا ہے ثانیاً۔ ازاول ایجاد عالم
وآدم تا بحضرت خاتم۔ جتنے خدا کے پیارے برگزیدے ایسے دعوے کے ساتھہ ظاہر ہوے
خلق نے اکثر واغلب سبکو جھٹلایا۔ مارا پیٹا یا ستایا۔ قید کیا۔ اور قتل کیا۔ اُنہون نے محض
محبت ورحمت اور بجز اہل علم کی بھلائی وبہتری کے ہرگز بددعا ونفرین نہین کی۔ بلاؤن پر صبر
کیا۔ اور اونکے حق مین دعاے خیر کی۔ رب اھد قومی فانھم لا یعلمون۔
توکیا بقول مردم یہہ سب واقع مین جھوٹے تھے ہ یا لوگ نادان اور ظالم تھے؟ آج
بھی یہی قضیہ ہے۔ آپ بھول گئے ہو ہم یاد آوری کرتے ہین۔ کیا کوئی جھوٹا مفتری
علی اللہ۔ من جانب اللہ مبعوث کیئے جانے کے دعویکے ساتھہ آکر کچھہ کر گیا ہے؟ اور
ایسے جھوٹے کا بنایا ہوا کام کیا باقی وبرقرار رہا ہے؟ یا ھباءً منثورًا ہوا ہے۔ خدا کلام
پاک مین فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین۔ ثمہ
لقطعنا منہ الوتین۔ فما منکم من احد عنہ حاجزین وانہ لتذکرۃ للمتقین۔
الہٰ۔ لہ دعوۃ الحق والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیٔ (الی آخر
الآیۃ۔ الی فی ضلال)
ث۔ علاوہ یہہ بات بھی غور طلب ہے کہ کیا ہم جھوٹے سچّے مدعی صادق وکاذب کو پرکھہ کر
ایمان لانیکے لئے مامور ومکلف ہین؟ اور اگر بفرض مامور ہین توکیا حق وباطل کو فرق کرنے کا

فرض ہے۔ اور یہہ بات مقدمئہ بیان مین عرض ہو چکی۔ کہ ادیان ہفت گانہ کی پیروی کرنے والے بلا استثنا موحد ہین اونکے فروعات شرکیہ مین مستغرق رہنے سے کچھہ سروکار نہین۔ ہم اونکے اصول دیانت پر نظر کرکے اونکو اہل توحید کے نام سے ذکر کرتے ہین۔ بنابران روے سخن اونکی جانب ہے اور سوال یہہ ہے۔

کہ آیا جب ہم خدا کو علیم و قدیر۔ ہمہ دان اور سکتی مان جانتے ہین۔ اور صاحب عدل و انصاف سمجھتے ہین۔ اور بیقین اس بات کو باور کرتے ہین کہ وہ توانا و مقتدر رہے اپنے ارادے مین تو کیا اوسکی خدائی مین بدون اوسکے امر و ارادے کے کوئی جھوٹا مفتری علی اللہ نئی کتاب اور نئی شریعت کے ساتھہ من جانب اللہ بھیجے جانیکا دعوی اور ادعا کرکے خلق عالم کو گمراہ کرنے کے لئے آسکتا ہے؟ اور[۲] باوجود احاطہ علم و قدرت و توانائی کاملہ ذات اقدس الٰہی۔ اس خدا آباد کشور کو بے صاحب و مالک سمجھہ کر اپنے حسب دلخواہ کوئی کارروائی کرسکتا ہے؟۔ اور[۳] اگر بالفرض کوئی جھوٹا مدعی آجاوے۔ اور خدا پر افترا باندھکر۔ لوگون کو بخلاف رضاے پروردگار خالق کل اشیاے کردگار با قتدار گمراہ کرے۔ تو کیا ایسے شخص کا رفع و دفع کرنا۔ اور عبرت خیز حیرت انگیز قدرت و قوت دکھلا کر اوسکو نابود کرنا۔ بنابر قانون عدل و انصاف خدائی خدا پر فرض ہے یا نہین۔؟۔ اور[۴] اگر آوے اور بقول کافہ اہل عالم جھوٹا۔ مفتری علی اللہ مخرب ادیان یا جو کچھہ سمجھا جاوے۔ اور باوجود احاطہ علم و قدرت حق جلت سلطنتہ من جانب اللہ بامر الٰہی بھیجے جانیکا دعوی کرے۔ اور باوجود قیام جمیع خلق عالم اوسکے مقابلہ مین۔ اور سعی و کوشش مستمرہ بالاتفاق اوسکے رفع و دفع و نیست و نابود کرنے مین۔ وہ اپنے دعویکو پورا کرے۔ اور اپنے کام کو علی رغم کل اہل عالم انجام دیوے اور بنہایت جرائت و ہمت و استقامت و بے نیازی کے ساتھہ کسی کی پروا نہ رکھے اور اوسکا کیا ہوا کام اور دعوی بینات و براہین روشن کے ساتھہ جہان مین باقی و برقرار رہے۔ اور کسی فرد بشر کے مٹانے سے نہ مٹے۔ تو کیا یہہ قدرت خدائی نہین ہے؟۔ اور[۵] اگر یہہ قدرت ایزدی نہین ہے تو کیا (العیاذ باللہ) اس شخص کی قوت و قدرت کی سامنے

بقعۂ مبارکہ بار کنا حولہ۔ شہر داؤد کوہ صیہون اور شلیم جدید دار السلطنۃ سلاطین کیان سرزمین پاک۔ مقام ظہورات کلیۂ چندین ہزار و خشوران۔ مرتفع و بلند ہے۔ آفتاب ظہور الہی کے طلوع سے یہہ خدا آباد کشور پر نور ہے۔ ہر ایک ذرہ ذرہ کی تربیت ہو رہی ہے۔ فمن شآء فلیقبل و من شاء فلیعرض ان اللہ غنی عن العالمین جمیعًا۔ منادی حق ندا کر کے سب کو صلا دیتا ہے۔ اپنے استغناے ذاتی مین ھولآء الی الجنۃ ولا اُبالی۔ وھؤلاء الی النار ولا اُبالی بلسان کبریائی فرماتا ہے۔ محض محبت ذاتی اور رحمت کبری بر حسب وعدۂ صریحۂ قدیمہ تمام عالم کے متحد اور ایک کرنیکے واسطے ظہور فرما ہوا ہے اوسکے محضر مقدس مین زردشتی۔ فتشی۔ بودہ۔ ہندو۔ یہودی۔ عیسوی مسلم ادیان مختلفہ عالم کے ہزارہا نفوس مانند پروانہ محو دیدار ہین۔ یوروپ و امریکہ کے متبحر علما آسیا کے اہل کمال فضلا۔ افریقا کے دین پرست قدما سب کی جانین اوسکے بیان سحر تبیان پر بلہار ہین۔ دید ہے۔ نہ شنید۔

اے مشتاقان دیدار۔ ہجران کے دن گذر چکے۔ اے تشنگان آب حیوان لقا مشاہدۂ جمال بیمثال کے ایام آ گئے۔ ربیع الہی کا ظہور ہے۔ ریاحین معرفت و حقیقت سے چمنستان قلوب معمور ہے۔ نسایم فضل و عنایت کی روح بخش ٹھنڈی ہوا در مرور ہے ترقیات کمالیۂ انسانی کا زمانہ ہے۔ شادمانی و تمردگان جاویدانی کا نیا نغمہ و ترانہ ہے۔ قبور اجساد کے مردون کی حشر ہے۔ قیامت کبری کی فجر ہے۔ نفخ صور ہے۔ نشور من فی القبور ہے صراط ممتد کہنچی ہوئی ہے۔ میزان ما بین الارض والسما لٹکی ہے حساب و کتاب کی دیوان بیٹھی ہے۔ سعید و شقی امتیاز دیے جاتے ہین۔ گیہون سے تلخہ کڑوی جدا کیا جاتا ہے۔ وجاجلۂ قوم کی خرابی و بربادی کے ایام ہین۔ مومنین کیلیے لہم دار السلام ہے۔ انسان حقیقی بننے کا وقت ہے اہل کبر و استکبار پر یہہ دن بڑا سخت ہے۔ افسوس کا مقام ہے اگر ہم وقت کو غنیمت نہ جانین۔ اور سرمایۂ ہستی کو نرد بیخردی و غفلت و افراط و تفریط مفرط مین ہارین۔ امم سالفہ کیطرح فیض ابدی سے محروم ہو وین العجل العجل۔ الوحا۔ الوحا

ادراک خدا نے از یوم ایجاد ہم مین رکہا ہے یا نہین ؟ اگر رکہا ہے - تو امم ماضیہ کے علما اور عقلا کیون تکذیب کرتے تہے اور انکار و حجت سے پیش آتے تہے - اور ادنی بیعلم عامی معمولی اشخاص کیا سمجہ کر ایمان لاتے تہے ؟ اور راہ حق مین بڑی خوشی کے ساتھہ مال و جان فدا کرتے تہے اوہ ادراک کیا اور کیسا ہے جو عالم و عامی کو - علی العموم ایمان لانیکے لئے امر فرمانیکے سبب بدون کم و بیش سب کو یکسان و علی السویہ دیا ہے -

ج - کیا فطرۃً علی العموم بمجرد استماع ندائے امر اور صیت ظہور آلہی خلق عالم کو بجان و دل ایمان لاکر بلی بلی کہکر داعی حق کی اجابت کرنا اور صاحب ظہور کیجانب متوجہ ہونا قاطبۃً سب پر فرض ہے یا نہین ؟ کیا نیک و بد اور جہوٹ سچ کو خدا کے علم و قدرت و عدل کے حوالے کر کے - اوسکے محبت و رحمت پر تکیہ کر کے سچے اخلاص و یقین کے ساتھہ ظہور کو مان لینا اور شک و شبہ بالکل نہ لانا مؤمنون کا کام ہے یا نہین ؟ - اگر تسلیم و رضا کی راہ اختیار کر کے کل امور کو خدا پر تفویض کرے - اور خدائی ظہورات کو مان لیوے - تو ہیہ کونسی بیدینی اور بے ایمانی اور خسارت و نقصانی ہے ؟ باوجود اینکہ جمیع کتب ادیان مین باختلاف الحان خدا فرماتا ہے اگر کوئی جہوٹا شخص میرے بندونکو گمراہ کرنیکے لئے میری خدا آباد کشور مین آئیگا - مین علیم ہون فوراً اپنے احاطہ علمی سے جان لونگا - اور بمقتضاے عدل اپنے بندون کو گمراہ نہ ہونے کیلئے اپنی قوت و قدرت ذاتی کو کار فرما کر - اُس جہوٹے کے معدوم و نابود کرنے مین - اور اوسکے کئے ہوے کام کے محو فرمانے مین آن بہر توقف نہین کرونگا - پہر باوجود صراحت بیان حضرت سبحان کے ہمکو کیا خوف و اندیشہ ہے - خدا کے کام مین اتنی بیجا بحثی کرنیکی کیا ضرورت ہے وہ آپ ہی آپ سب کامون کا سدہارنیوالا ہے - ہم نہ اوسکے وزیر ہین - نہ مشیر ہین - نہ کار گزار و کار پرداز نہ سہیم اور نہ شریک - ایک ادنی ناچیز عاجز بندے - ہمارے خیالات محض بیفائدہ و عبث ہین - وہ مختار مطلق و با اقتدار و علیم و جبار و قہار ہے - اوسی پر سب کا اعتماد و بہروسہ ہے - اور سب کا وہی سہارا ہے -

پس اے برادران وطن ابنداے ظہور آلہی - امروز از جانب ارض مقدس وادی ایمن

التفريد - ويعرفوك ويوحدوك ويقدسوك عن غيرك ويسبحوك بما
علمتهم بوساطة انبيائك واصفيائك يا آله الامكان والمقتدر على الاكوان
ان الخلق ضعيف ضعيف وامرك اعظم من كل عظيم واصعب من كل
خطب جسيم - لولا تاخذ ايا ديهم بلطفك وعطفك لن يقدرون على
النجات من فلوات الظنون والاشارات - ولا يستطيعون الورود على منا
هل معرفتك يا مالك الارضين والسماوات - واسئلك باسمك الاعظم الاسنى
وسلطانك الغالب على من فى ممالك الانشاء - ان تحفظ اوليائك فى ظل
سدرة عنايتك واحرسهم من شر الذين غفلوا عن امرك وما ادركوا
فيوضاتك فى ايامك أيدهم على الاستقامة على امرك والثبوت على
طريق محبتك وعهدك ومودتك بشان لا تحركهم عواصف الافتنان
وقواصف الامتحان يا مالك الامكان وربنا العزيز الرحمن -

يا بهاء الابهى

اطلاع

برادران وطن عالم کو اس ظہور بدیع کے بابت جو کچھہ دریافت فرمانا ہو تحریری
یا تقریری - رنگون (لوربرما) مین مکان نمبر ۱ سپارکس اسٹریٹ -
اور منڈلے (اپر برما) مین مکان نمبر ۹ کوچہ نمبر ۴ ۳ درمیان ۸۳ و ۸۴
اسٹریٹ پر بدون تقیید وقت و ساعت - اس خاکسار ناچیز سید مصطفی
الشہیر بالرومی سے بنا بر حقوق محبت و اخوت فطری دریافت فرما سکتے ہین - سیلر سر
دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے -

رنگون (لوربرما)
مرقومہ ۱۹ - جون ۱۹۰۴ء

(امضای) خادم باوفای برادران وطن عبد ناچیز
درگاہ مولی الوری سید مصطفی الرومی

ہمت ہمت۔ غیرت۔ غیرت۔ وقت نہایت قیمتی ہے۔ جلدی کرو۔ یا قومنا اجیبوا داعی اللہ وامنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم۔ ومن لایجب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض الخ۔ بزودی خدا کی طرف رجوع ہو جاؤ ورنہ پچتاؤگے اور دستِ حسرت وافسوس ملنے لگوگے۔ مگر اوسدن کام نہین آئیگا۔ اُس پاک پروردگار کی درگاہ بے نیازی مین یہ رجاو التجا ہے۔ کہ سب کو رحیق ایمان اور ایقان پلاوے اور اپنے دیدار کے شراب طہور سے مست و محبت و معرفت فرماوے۔ سبکا خاتمہ توحید پر کرے اور حیات جاویدانی سب کو بخشے۔ ونختم القول لقولہ تعالی ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھولہ قرین۔ وانھم لیصدون عن السبیل ویحسبون انھم مھتدون۔

وقال الذین اوتوا العلم والایمان لقد لبثتم فی کتاب اللہ الی یوم البعث فھذا یوم البعث ولکنکم کنتم لاتعلمون۔ فیومئذ لاینفع الذین ظلموا معذرتھم وھم لایستعتبون۔ ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولاکتاب منیر ٥ واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اٰباؤنا اولو کان الشیطان یدعوھم الی عذاب السعیر ٥ ومن یسلم وجھہ الی اللہ وھو محسن فقد استمسک بالعروۃ الوثقی والی اللہ عاقبۃ الامور ٥ ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور ٥

مناجات بدرگاہ حضرت پروردگار عالمیان

سبحانک اللھم یا الٰھی اسئلک باسمائک الحسنیٰ وصفاتک العلیا وباسمک الاعظم الذی بہ طارت طیور افئدۃ المقربین فی ھواء قربک وعنایتک۔ وارتقت قلوب المخلصین الی السماء عز بقائک بان تؤید عبادک علی عرفانک وارفع عن قبالۃ عیونھم حجب الجھل والھوی ونجھم من غمرات الضلالۃ والغوی۔ لیدخلوا مدائن التوحید ویستنیروا بانوار التجرید ویتخلعوا الجلد

صحت نامہ عروج ونزول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	الرّومی	بالرّومی
۲	۹	مذہب	مذاھب
۳	۵	روسائی	روسامی
"	۱۱	فرعات	فروعات
"	۱۲	دے ہے	دی ہے
"	۱۳	تغیر	تعتیر
"	۲۲	گولڈن ایج	گولڈن ایج
۴	۱۰	مقابلہ لاینڈ کروا	مقابلہ مین لاینڈ کرو
		معدوم	معدوم
"	۱۲	اگر بفرض	اگر بالفرض
"	۱۵	قادر لم یزل ہے	قادر لم یزل ہی
"	۱۷	اوراب دوبارہ	اور دوبارہ
"	۱۸	لاول	لااوّل
"	۲۱	رکھی گئی	رکھہ گیا
۵	۸	سرانے بیٹھہ کر	سرانے پر بیٹھہ کر
"	۱۱	امجداد کی بزرگون	امجاد کی بزرگیون
۵	۱۸	مقنصیہ	مقتضیہ
"	۱۹	پرحسب	برحسب
۶	۹	عزواسمہ	عزّاسمہ
"	۲۰	بلافریت وہ اپنی	بلافرّیت اپنی
۷	۲۰	مقدس اقوام پر	مقدس قوائم
۸	۱	چکنے لگی	چمکنے لگے
"	۱۰	مقرر جاری	مقرر وجاری
۸	۱۱	العزیز الرّحیم	العزیز العلیم
۹	۱۸	یلعہن بعضہم	یلعن بعضہم
۱۰	۸	علی دینتہ	علی دینہ
"	۲۱	بسات	بساط
۱۱	۱۲	جرم ثوم	جرثوم
۱۲	۴	توجہہ	توجّہ
	۱۷	وصبحوا الدنیا	وصحبوا الدّنیا
۱۴	۱۴	مرکز ستوحات	مرکز سنوحات
"	۱۵	منکو ونکو	منکونکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۲۲	اتقیاد	انقیاد
۱۵	۱۷	ظاہر ہوتے ہین	ظاہر ہوے ہین
۱۶	۲	نبین	تبیین
۱۸	۱۲	طوبی للقیلبین	طوبی للمقبلین
۲۰	۹	نامید	ناامید
۳۰	۲۰	اوسکادراک	اُسکا ادراک
۲۱	۸	ارضیٰ والاسمائ	ارضی والاسمائ
۲۲	۸	ولاعراف من المنکر	ولاعرف من المنکر
〃	۱۱	القوم عن الفرقة	القوم علی الفرقة
〃	〃	پیشتر	بیشتر
〃	۱۹	باطل چیزون سے	باطل سب چیزون سے
۲۳	۲	وخامت ماکی کو	وخامت مآلی کو
〃	۸	مصائب	مصاحب
۲۴	۱	ولقد جاءکم	ولقد جائکم
〃	۴	یطیع اللہ	یطبع اللہ
〃	۱۵	اور ہلاو ہلاکت	اور بلاو ہلاکت
〃	۱۶	شرف الکوالیوم	شرف الملک الیوم
۲۵	۹	ارتفاے نوع	ارتقاے نوع
۲۸	۲	تف کند	پُف کند
۳۱	۲	فلیقبل ومن شاء	فلیقبل ومن شاء
〃	۱۰	رحمت عظمہ	رحمت عظیمہ
〃	۲۱	فافضلوانا	فاضلونا
۳۲	۱۳	باقتدار	با اقتدار
〃	۱۸	علیٰ زعم کل	علیٰ رغم کل
۳۳	۹	ظاہر ہووے	ظاہر ہوے
〃	۱۷	ثمہ	ثم
〃	۲۲	اگر بفرض	اگر بالفرض
۳۴	۲۰	وباقتدار وعلیم	وباقتدار وعلیم
۳۵	۱۳	یارحین معرفت	ریاحین معرفت
〃	۱۵	دفتردگان جاویدانی	وفتردگانی جاویدانی
۳۶	۴	مست ومحبت	مست محبت
〃	۱۰	لقد لبثتم	لقد لبثتم
〃	۱۱	لاینفع اللدین	لا ینفع اللذین
		معذرتهم	ظلموا معذرتهم
〃	۱۲	وهم لا	ولا هم
〃	۱۸	سبحانك اللهم	سبحانك اللهم
〃	۲۰	الی السماء عزه	الی سماء عزه
〃	〃	عرفانك	عرفانك
〃	۲۲	ويتخلعوا	ويتخلعوا
۳۷	۶	الأعظم الرسنى	الأعظم الأسنى
〃	۸	عقلوا عن امرك	غفلوا عن امرك
〃	۹	ومودك	ومودك
〃	〃	ايدهم	وايدهم
〃	۱۴	دیافت	دریافت

تمت

(التماس) بخدمت ناظرین باتمکین قبل از مطالعہ تصحیح فرماکر کمترین راقم اور صاحب مطبع کو ممنون فرماوین۔